قواعد زبان اُردو

المعروف به

رسالۂ گلگرست

متضمن قوانین صرف و نحو هندی

(GILCHRIST'S)

URDU RISALAH,

OR

RULES OF HINDUSTANI GRAMMAR

CALCUTTA:
PRINTED AT THE CALCUTTA SCHOOL-BOOK SOCIETY'S PR[ESS]
AND SOLD AT THEIR DEPOSITORY, CIRCULAR ROAD.
1846.

قواعد زبان اُردو

مشہور بہ

رسالۂ گلگرست

متضمن قوانین صرف و نحو هندي

(GILCHRIST'S)

URDÚ RISÁLAH,

OR

RULES OF HINDUSTÁNÍ GRAMMAR.
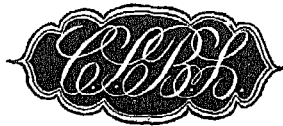
CALCUTTA:

AT THE CALCUTTA SCHOOL-BOOK SOCIETY'S PRESS
SOLD AT THEIR DEPOSITORY, CIRCULAR ROAD.

1846.

قواعدِ زبانِ اُردو

یہہ رسالہ زبان ریختۂ هندي کي صرف و نحو میں مشتمل هی دو مقالے پر *

مقالۂ اول مفردات میں

کلمہ وہ لفظ هی کہ موضوع هی واسطے ایک معنيِ مفرد کے *

یہہ مقالہ شامل هی تین بحث پر *

بحث اول

اسم وہ کلمہ هی کہ دلالت کرے ایک معني پر ساتهہ استقلال کے * یعنے دلالت کے واسطے محتاج دوسرے کي طرف نہو اور اُسکے معنے کے ساتهہ زمانہ معتبر نہو *

اس بحث میں چار باب هیں *

باب اول

تقسیم میں اِسم کي باعتبار اشتقاق اور عدم اشتقاق کے *

جانا چاهئے که اِس اعتبار سے اِسم کي تین نوع هیں *

نوع اول * جامد وه اسم که نه وه مشتق هي نه مشتق منه هي * یعنے نه نکلا هي وه کسو سے نه آسے کوئي نکلا هي جیسا پتهر هاتي مرد رندي *

نوع دوم * مصدر وه اِسم هي که نکلیں آسے افعال اور اسماء مشتقه *

علامت مصدر کي هندي میں حرف نا هي * یعنے نون و الف ساکن * اور مصدر کي چار قسم هیں * لازم جیسا آنا جانا * متعدي بیك مفعول جیسا مارنا کاٹنا * متعدي بدو مفعول جیسا کٹوانا دبوانا * متعدي به سه مفعول جیسا دلانا * پهر مصدر متعدي مطلقا دو قسم هي معروف * مثال آسکي مذکور هوئي اور مجهول چنانچه مارا جانا کٹوایا جانا دلایا جانا * اور تفصیل آسکي کما حقه بحث فعل میں آویگي انشاء الله تعالی *

یاد رکھا چاهئے که مصدر دلالت کرتا هی صادر هونے پر فعل کے فاعل سے یا قائم هونے پر فعل کے فاعل میں * اور اِس صُدور اور قیام کے بعد ایک کیفیت حاصل هوتي هی * اُس کیفیت پر جو اسم دلالت کرے وہ حاصل بالمصدر هی * پس اکثر مصادر کي علامت کے حذف کرنے سے جس قدر باقي رہے وهي حاصل بالمصدر هی جیسا مارپیٹ لوٹ کاٹ * اور کبهي صیغهٔ جمع امر کا جو بغیر همزے کے آتا هی حاصل بالمصدر هوتا هی جیسا لگاو چڑهاو دباو بچاو * اور کبهي ماضي واحد مذکر کے ساتهه حرف نون لانے سے جیسا لگان تکان * اور کبهي حرف باء پارسي کے آنے سے جیسا مِلاپ *

نوع سوم * مشتق وہ اسم هی که نکلے مصدر سے * پس مشتق کي چار قسم هیں *

* قسم اول * اسم فاعل وہ که دلالت کرے ایسي ذات پر که جسّے فعل صادر هوے جیسا مارنیوالا * یا قائم هو جسمیں جیسا مرنےوالا * اسم فاعل کي علامت اکثر واقع هوتي هی لفظ والا یا هارا یا هار * اسم فاعل مذکر واحد مارنیوالا

جمع مارنیوالے مونث واحد مارنیوالي جمع مارنیوالیں
مارنیوالیاں * فائدہ اکثر اسم فاعل عربي اور پارسي کا هندي
میں مستعمل هی جیسا فاضل عاشق آیندہ روندہ *

قسم دوم * اسم مفعول وہ هی کہ دلالت کرے ذات پر
اُس شخص کي کہ جس پر فعل واقع هووے * اسم مفعول
کا وزن موافق هی فعل ماضي کے وزن کے ساتھہ جیسا کہتے
هیں وہ تو میرا مارا هی * اسم مفعول مذکر واحد مارا جمع
مارے مونث واحد ماري جمع ماریں ماریاں * اور کبھي
اسم مفعول کے صیغوں میں زائد هوتا هی لفظ هوا اور هوئے
بیاے مجہول * هوئي هوئیں اور هوئیاں بیاے معروف جیسا
مارا هوا وعلی هذا القیاس *

قسم سوم * اِسم حالیہ کہ وہ فی الواقع موافق اصطلاح عرب
کے حال هی * یعنے جو بیان کرے هیئت فاعل کي یا مفعول
کي * چنانچہ کہتے هیں زید مارتا چلا جاتا تھا * یعنے جاتا تھا
جس حالت میں کہ اُسسے مار صادر هوتي تھي * اصطلاح
میں اُسکي علامت هی حرف تا و تے بیاے مجہول *
اورتي اور تیں یا تیاں بیاے معروف * اِسم حالیۂ مذکر

مارتا مارتے مونث مارتي مارتیں مارتیاں * اور کبھي
اُسپر لفظ ھوا اور ھوئے اور ھوئي اور ھوئیں اور ھویاں
زائد کرتے ھیں جیسا مارتا ھوا *

قسم چہارم * اسم تفضیل وہ ھی کہ دلالت کرے اوپر
اِس بات کے کہ اُسکے مدلول کو فضیلت یعنے زیادتي ھی
غیر پر پس اسم تفضیل کے واسطے کوئي صیغۂ خاص موضوع
نہیں بلکہ لفظ سے اور میں اور حرف کا اُسکي علامت ھی
جیسا وہ تجھسے بھلا ھی * اُن آدمیوں میں یہہ قابل ھی *
یعنے قابلتر * سب کا بڑا وہ ھی *

فائدہ * اکثر اسماء تفضیل عربي وپارسي کے ھندي میں
مستعمل ھوتے ھیں جیسا افضل احسن بہتر نیکتر بدتر *
اور اسم آلے کے واسطے کوئي لفظ مقرر نہیں لیکن کبھي مصدر
معنيِ ظرفیت کا فائدہ دیتاھی جیسا رمنا اورجھرنا * یعنے ھرن کے
رہنے کي جاگہہ اور پاني کے جھرنے کي جاگہہ * اور اِسیطرح
مصدر کبھي اسم آلے کے معنے کو مفید ھوتا ھی جیسا بیلنا *
اور کبھي علامت اسم آلے کي نون ساکن یا لفظ ني ھوتا ھی
جیسا بیلن بیلني کتري کریدني چھلني سونگھني لکھني *

باب دوم *

اسما باعتبار تعیّن اور عدم تعیّن معني کے دو قسم هیں *

قسم اول * نکرہ وہ اسم هی کہ دلالت کرے ایک اِسم غیر معیّن

پر جیسا مرد پس دنیا کے سب مردوں پر صادق آ سکتا هی *

اور ایسے هي آدمي مانس گھوڑا اونٹ *

قسم دوم * معرفہ وہ اسم هی کہ ایک معیّن چیز پر دلالت

کرے * اور معرفہ کي چار نوع هیں *

نوع اول * عَلم وہ هی کہ نام هو ایک شخص معیّن کا جیسا

زید * پس یہہ فقط اُس شخص پر دلالت کرتا هی کہ جس کا

نام هی * اور ایسي هي رام کشن سیتا رادھا *

فائدہ * جو عَلم کہ دلالت کرتا هی ایک ذات معیّن پر ساتھہ

ایک وصف کے وہ لقب اور خطاب هی جیسا شمس الدولہ

اور من موهن * راجپوتوں کے نام کے ساتھہ اکثر لفظ سنگھہ

اور رائے کا واقع هوتا هی چنانچہ بلونت سنگھہ اور دلپت رائے

اور مہاجنوں کے نام کے ساتھہ لفظ ساہ اور سیٹھہ کا جیسا

گوکل ساہ اور جگت سیٹھہ * اور مسلمان فقیروں کے نام

ساتھہ لفظ شاہ اور صوفي اور ھندو فقیروں کے نام میں بھگت اور گرو اور منني وغیرہ * اور برھمنوں کے نام میں لفظ پانڈے اور تواري اور دوبے اور چوبے * اور اکثر نام بحقارت بھي رکھتے ھیں جیسے کرکٹ اور چھکوریا اور کالي اور چرکٹ *

نوع دوم ضمیر * ھندي میں ضمائر کے چھہ لفظ ھیں میں واحد متکلم * ھم جمع متکلم * تو یا تئیں مخاطب واحد * تم جمع مخاطب * واحد غائب وہ * جمع غائب وے *

فائدہ * تذکیر وتانیث ھندي ضمائر میں برابر ھی * مثلا بولا وہ مرد * بولي وہ عورت * اور تثنیہ کے واسطے کوئي صیغہٴ خاص موضوع نہیں نہ اسما نہ افعال نہ حروف میں بلکہ تثنیہ اور جمع مشترک ھیں * اور اسماء ضمائر منقسم ھیں تین قسم پر *

قسم اول * ضمیر فاعل جیسا گیا میں * گئے ھم وغیرہ *

قسم دوم * ضمیر مفعول * اسکے بنانے کي طریق یہہ ھی کہ لفظ کو یعني کاف اور واو مجھول یا کتئیں اور حرف ے انھیں ضمائر کے ساتھہ ملا دیویں * مثلاً دیا مجھکو یا مجھے دیا * ھمکو یا ھمیں مارا * تجھکو یا تجھے مارا * تمکو یا تمھیں مارا * اسکو یا اسے یا اسکتئیں مارا * انکو یا انھیں یا انکتئیں مارا *

قسم سوم ضمیر * مضاف الیه وه ضمیر هی که جس کی
طرف اِضافت کریں کسي لفظ کو اور اِضافت کي علامت حرف
کا یعنی کاف والف ساکن اور حرف کے بیاے مجهول اور کي
بیاے معروف هی *

فائده * ضمائر میں اکثر تبدیل و تغییر واقع هوتي هی
جب اُنکے بعد حروف معنوي آویں * اور حروف معنوي
باصطلاحِ جدید دو قسم مقرر کئے گئے هیں مفرد اور
مرکب * مفرد صرف حروف هیں جیسا میں سے کو کا را
وغیره * اور مرکب جہاں تلک که اسماء ظروف هیں
جیسا پاس طرف آگے پیچھے وغیره * اور شبهه ظروف جیسے
موجب برابر وغیره * چنانچه جب لفظ وه اور یهه کے بعد
حروف معنوي یا اسماء ظروف واقع هویں تب اُسکے حرف
ہا کو بدل کرینگے ساتهه سین کے اور حرف واو اور یا کو الف
مضمومه اور مکسوره سے * مثلا اُسکو اِسے اُسکنٹیں اِسکا اُسنے
اِسنے اُسمیں اُسنے اِس پاس وغیره * اور لفظ وے اور یے
کے بعد جب حروف معنوي آتے هیں تب تبدیل هوتي هی
ساتهه حرف نهه یعنی نون وها کے جیسا اُنہکو اِنهیں اُنهوں

اُنهونکا اُنهونسے اُنهوں نے اُنهه پاس اُنپاس * اور لفظ میں اور تہں کے بعد جب حرف کا وکے وکي وکنئیں واقع هو تب اُن لفظونکا حرف کاف تبدیل هوگا ساتهه را کے جیسا میرا گهوڑا تیرا گهوڑا میرے پاس تیرے پاس میري لونڈي تیري لونڈي میرے تئیں تیرے تئیں * پس را و رے و ري و تئیں واقع هی موقع میں کا وکے وکي وکنئیں کے اِسي واسطے درست نہیں میرا کا گهوڑا میرے کے پاس میري کي لونڈي میرے کتئیں * اور نہیں تو لازم آویگا اجتماع عوض معوض عنه کا * اور جب اُن دونوں کے بعد حرف نے آوے تب تبدیل نہیں هوتي هی جیسا میں نے تیں نے * اور سوا اُن پانچ حرفوں کے اور حروف جب آوینگے تب تبدیل هوگي ساتهه حرف جهه کے یعنے جیم وها کے جیسا مجهکو تجهکو مجهے تجهے مجهسے تجهسے مجهه‌میں تجهه‌میں مجهپر تجهپر وغیره * اور لفظ هم و تم کے بعد جب حرف کا وکے وکي وکنئیں واقع هو تب اِسي طرح کاف کو ساتهه حرف را کے بدلتے هیں اور بعد میم هم اور تم کے حرف ے اور الف بهي زیاده کرتے هیں مگر ے لفظ همارے سے کثرت استعمال کے سبب حذف

هوتي هی جیسا همارا تمهارا همارے تمهارے هماري تمهاري همارے تئیں تمهارے تئیں * اور سواے اِسکے اور کسي حرف کے سبب تبدیل نهیں هوتي هی جیسا همنے تمنے همسے تمسے وغیره *

نوع سوم * اسم اشارے کے چار لفظ هیں * دو واسطے اشارۂ طرف قریب کے یعنے یهه واحد اور یے جمع * اور دو واسطے اشارۂ طرف بعید کے یعنے وه واحد اور وے جمع اور اسماء اشارے میں تبدیل اُسي طرح سے هی جیسي ضمیر غائب میں *

فائده * جب ایک هي جملے میں اسماء ضمائر یا اسماء اشارے کے بعد دوسري ضمیر مضاف الیه یا اسم اشارۂ مضاف الیه واقع هو تب اِس ضمیر اور اسم اشارۂ مضاف الیه کو تبدیل کرتے هیں ساتهه لفظ اپنا اور اپنے بیاے مجهول اپني بیاے معروف کے جیسا میں اپنے گهر جاؤں * تو اپنا گهوڑا بیچ * وه اپنے گهر جاے * اور نهیں جائز هی میں میرے گهر جاؤں * تو تیرا گهوڑا بیچ وغیره * بخلاف اسکے اگر جملے میں واقع هو جیسا میں هوں یهاں اور میرا گهوڑا وهاں

فائدہ * ضمائر میں تخصیص یا تاکید کے واسطے اکثر لفظ هي بیاہے معروف یا آپ یا آپ هي آپ یا خود یا نج استعمال کرتے هیں جیسا میں هي جاؤنگا * میں آپ جاؤنگا * میں آپ هي آپ کھاؤنگا * میں نے خود دیا هی * یہہ چیز میرے نج کي هی *

فائدہ * لفظ آپس دلالت کرتا هي مشارکت پر خواہ متکلم کے ساتھہ هو خواہ مخاطب یا غائب کے جیسا هم آپس میں بحثتے هیں * تم آپس میں جھگڑتے هو * وے آپس میں لڑتے هیں *

فائدہ * هندي محاورے میں ضمیر متکلم کي جگہہ فروتني کے واسطے بحسب مراتب لفظ بندہ اور غلام اور نیازمند اور خاکسار اور احقر اور مخلص اور فدوي اور عاصي اور گنہگار وغیرہ * اور ضمیر مخاطب و غائب کے مقام میں ادباً و تعظیماً موافق مراتب کے لفظ خودبدولت اور خداوند اور پیرمرشد اور صاحب قبلہ اور ملازمان وغیرہ استعمال کرتے هیں *

نوع چہارم * اسماء موصول کے دو لفظ هیں جو اور جون *

اور یے دونوں حالت فاعلي میں مشترک هیں درمیان
تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمع کے * مثلا جو مرد
آیا تھا * جو رنڈي آئي تھي * جو مرد آئے تھے بیاے
مجہول * جو رنڈیاں آئي تھیں * لیکن آنکي تبدیل حرف
معنوي یا اسماء ظروف کے سبب حالت وحدت میں
ساتھه حرف سین کے هوتي هی جیسا جسکو جسکا
جسنے جس پاس وغیرہ * اور حالت جمعیت میں ساتھه
حرف نون اور نهه کے * مثلا جنکو جنھوں کو جنھوں نے
وغیرہ * اسماء موصول متضمن هین معني شرط کو * پس
آسکي جزا میں لفظ سو اور توں آتا هی * مثلا جو آدمي
کل آیا تھا سو آج آیا هی *
فائدہ * اسم موصول کبھي خود بسبب حروف کے بدل
هوکر اپنے ماقبل کے اسم کو تبدیل سے دار رکھتا هی جیسا
وہ لڑکا جسنے تجھکو مارا تھا * پس بسبب لفظ نے کے لفظ
لڑکا بدل نهوا بلکه لفظ جو خود مبدل هوا * اور لفظ توں کي
تبدیل برابر هی لفظ جوں کي تبدیل کے *
فائدہ * لفظ کون اور کیا استفہام پر دلالت کرتے هیں جیسا
شعر سودا کا *

بیت * گر تو هي باولا تو جفاکار کون هی
دلدار تو هوا تو دل آزار کون هی *

بیت * تو نے سودا کتنئیں قتل کیا کھتے هیں
یهه اگر سچ هی تو ظالم اسے کیا کھتے هیں *

اور لفظ کیا اگر زجر کے ساتهه هو تو منع کے معنے کا فائده دیتا هی جیسا اگر کوئي جهڑکي کے ساتهه کہے که تو کیا کرتا هی ؟ یعنے مت کر * اور کبهي فائده استغنا کا جیسا

مصرع * تجهه بن بهشت پیارے میں لیکے کیا کرونگا ؟

اور کبهي معني تعجب کا جیسا

بیت * چل یقین بهتر نهیں هی اسے جل مرنے کي طرح
کیا هي پهولے هیں پلاس اور لگ رهي هی بن میں آگ

اور کبهي واسطے تمنا اور حسرت کے جیسا

مصرع * اگر دلبر همارے بر میں آج آتا تو کیا هوتا ؟

اور تبدیل لفظ کون اور کیا کي اسماء موصول کي تبدیل کے برابر هی جیسا یهه کسکا گهر هی ؟ اور یهه کسکي کتاب هی ؟

فائده * لفظ کوئي اصل میں واسطے تنکیر ذي روح کے هی مثلاً کوئي مرد اور تبدیل آسکي هی کسي یاے معروف

کے ساتھہ * اور لفظ کُچھہ اصل میں واسطے تنکیر غیرذی روح کے جیسا کُچھہ چیز * اور تبدیل اُسکي کسو واو معروف کے ساتھہ هی مثلاً کسو ملک میں * لیکن یے دونوں لفظ اکثر ایک دوسرے کي جگہہ مستعمل هوتے هیں مثلاً یہہ بھي کچھہ آدمي هی ؟ یا یہہ بھي کوئي چیز هی ؟

* متفرقات *

لفظ کون یا کوئي یا کچھہ اور حروف معنوي کے درمیان میں اگر فصل واقع هو تو یے الفاظ ضرورت شعري سے نہیں بدلے جاتے هیں لیکن نثر میں اِس طرح سے بولنا بہت ضعیف محاورہ هی جیسا کون شخص کا آدمي هی؟ وہ شخص میري کچھہ چیز میں دخیل نہیں هی *

شعر * مجھسے مت جي کو لگاؤ کہ نہیں رہنیگا
مَیں مسافر هوں کوئي دنکو چلا جاونگا

یعني کسي دن کو *

فائدہ * لفظ هم تُم اُن اِن جِن تِن کِن اگرچہ جمع هَیں لیکن تعظیماً واحد پر بھي اطلاق کئے جاتے هَیں بخلاف

لفظ اُنہوں جِنہوں تِنہوں کِنہوں کے کہ یے الفاظ سواے جمع کے واحد پر نہیں بولے جاتے ھیں *

فائدہ * جو شخص خوب لحاظ کرے لفظ یِہہ اور وُہ اور کون اور جوں اور توں اور کوئی پر * پس اسکو بآسانی معلوم ہوگا کہ جب اُنکے ساتھہ ملاویں لفظ اں یعنے الف و نون ساکن یا لفظ یں یعنے حرف یا و نون ساکن تب دلالت کرینگے مکان پر مثلاً یہاں وہاں کہاں جہاں تہاں کہیں وغیرہ * اور جب حرف وں یعنے واو اور نون ساکن داخل کریں تب دال ہونگے معنے طرح پر یا طلب علّت پر مثلاً یوں ووں کیوں جیوں تیوں * اور جب لفظ دھر تب دلالت کرینگے طرف پر جیسا اِدھر اُدھر کدھر جِدھر تِدھر * اور جب حرف سا تب تشبیہ پر چنانچہ ایسا ویسا کیسا جیسا تیسا * اور جب لفظ تنا یعنے حرف تا اور نون اور الف ساکن یا لفظ تا تب مقدار پر جیسا اِتنا اُتنا اِتّا اُتّا کِتنا کِتّا جِتنا جِتّا تِتنا تِتّا * اور جب حرف باے موحّدہ یا دال تب زمانے پر چنانچہ اب کب کد جب جد تب تد وغیرہ *

فائدہ * اسماءِ ضمائر یا اسماءِ اشارہ یا اسماءِ موصول یا اسم استفہام یا اسمِ تنکیر کی تبدیل کے واسطے حروف ضرور ہیں خواہ ملفوظ ہوں یا مقدّر مثلاً اِسقدر اُسقدر کِسقدر جِسقدر تِسقدر اِسوقت اُسوقت * پس اُنہوںکے بعد ایک حرف مقدر ہی یعنے اِسقدر سے یا اُسوقت میں وغیرہ *

باب سیوم

تقسیم میں اسم کی باعتبار دلالت کرنیکے معنی اسمی اور صفتی پر * پس اگر اسم دلالت کرے کسی ذات پر بغیر صفتی سمجھے جانے معنی وصفیہ کے تب وہ اسم ہی جیسا رام لچھمن کمان تیر زید عمرو کشن رادھا وغیرہ * اور جب دلالت کرے کسی ذات پر ساتھہ ایک وصف کے تب وہ صفت ہی جیسا بھلا بُرا نیک بد وغیرہ * پس صفت کی دو قسم ہیں ایک مفرد جیسا اچھا بھلا بُرا سرخ سفید سبز زرد موٹا پتلا باریک گُندہ سیدھا تیڑھا دبلا * دوسری مرکب یعنے صیغۂ اصلی پر زوائد کے ملانے سے صفت حاصل ہووے پس صفت مرکب کی دو قسم ہیں *

قسم اول * یہہ کہ زوائد آسکے آخر میں آویں * پس کبھی تو حرف یاے معروف کو آخر اسم کے لانے سے صفت حاصل ہوتی ہی جیسا وزنی بلغمی * اور کبھی لفظ گی کے ملانے سے جیسا پیشگی خانگی * اور کبھی لفظ ینہ کے لانے سے جیسا چوبینہ پشمینہ روزینہ * اور کبھی لفظ چی سے چنانچہ خزانچی مشعلچی توشکچی قابوچی بندوقچی * اور حرف آ یعنے الف ساکن اور لفظ آلا اور الو اور آل اور وا اور وار اور وبا اور یلا بیاے معروف اور یلا بیاے مجہول اور یلا بیاے ساکن ماقبل مفتوح اور یل بیاے مجہول اور یل بیاے مفتوح کے لاحق ہونے سے صفت حاصل ہوتی ہی چنانچہ بھوکھا راجا دانا راستا گوالا شوالا دنتالو جھگڑالو رکھوال دیسوال مچھوا دیسوا جیوار سکھوار گوبّا نچوبّا ہٹھیلا پتھریلا گھریلا گنویلا بنیلا پتڑیلا بوجھیل دودھیل گھایل پایل * اور لفظ ھارا اور ھار اور آر یا حرف ر فقط اور یرا بیاے مجہول اور ڑا براے ہندی اور ڑی کے ملانے سے صفات حاصل ہوتی ہیں چنانچہ لکڑھارا مارنھارا چوڑیہار منیہار کمہار چمار

سنار لُہار مُردار لٹیرا سنپیرا بھگوڑا پچوڑا گٹھری موٹڑی٭
ور لفظ اک یعنی الف اور کاف ساکن اور اکا اور کا
اور کڑ براے ہندي اور بھر اور سا اور سي اور کا سا کے
ضم کرنے سے صفات حاصل هوتي هیں مثلاً دوڑاک خوراک
بھڑاکا کڑاکا پھلکا لڑکا کدکڑ بجھکڑ سیربھر کمربھر مردسا
عورت سي حیوان کا سا اور لفظ یت اور یته بیاے ساکن
ماقبل مفتوح اور لفظ گر اور گار اور کار اور دار اور بردار اور
بر اور بان اور وان اور مند اور ونت اور مان اور باز
اور ور اور آور کے داخل هونے سے صفات بنتي هیں چنانچه
ڈکیت ڈھلیت چڑھیته جادوگر رفوگر خدمتگار یادگار چترکار
آزمودہ کار زمیندار بوٹے دار حقےبردار فرماں بردار پیام بر
دلبر باغبان بادبان دروان گاڑیوان دولتمند هوشمند عقلمند
دھنونت بدھمان بدیامان اڑکلباز جانباز قدمباز جانور
صیبور دلاور زورآور ٭ اور لفظ گیں اور بن بیاے معروف
ور ناک اور سار اور ندہ اور زادہ اور زاد اور زا اور کش
ور ساز اور خواہ اور اندیش اور طلب اور شناس اور دان
ور فہم اور پوش اور بخش اور بند اور پرست اور فروش

اور گیر اور خوار اور خور کے ضم کرنے سے اکثر صفات حاصل
ہوتي ہیں مثلاً غمگین شرمگیں چوبیں شوقیں شرمناک
غمناک خاکسار شرمسار شرمندہ نویسندہ شاہزادہ وزیر زادہ
خانہزاد مادرزاد میرزا ولایت زا سرکش پیشکش زمانہ ساز
خانہ ساز خیرخواہ بدخواہ خیراندیش بداندیش خیرطلب
آرام طلب سخن شناس قدرشناس سخندان عروض دان
سخن فہم تیزفہم روپوش پاپوش کرم بخش خطا بخش
چھپربند زیربند بت پرست آتش پرست میفروش خودفروش
عالمگیر کفگیر خونخوار غمخوار چغلخور رشوت خور * اور
لفظ خوان و گو و جو و بیں و انداز و چلا و سوار و نشیں کے
داخل ہونے سے صفات حاصل ہوتي ہیں چنانچہ فارسي خوان
قصہ خوان دروغ گو کم گو عیب جو نامجو باریک بیں دوربیں
گولندار تیرانداز گول چلا دل چلا گھوڑسوار فیلسوار دلنشیں
پالکي نشیں اور ایسے ہي لفظ ربا و موہن و چیں و ریز
و فشاں و سوز و کن و زدہ یا مارا و آلودہ و زن سے جیسا
دلربا کہربا من موہن جگموہن خوشہ چیں نکتہ چیں
خونریز رنگریز گلفشاں زرفشاں دلسوز فتیلہ سوز گورکن

بیخ کن برق زدہ آفت زدہ کاج مارا بخت مارا شکر آلودہ
خواب آلودہ رهزن نیش زن * اور ایسے هي لفظ آشوب
و آزار و افروز و افراز و دوست و دشمن و آموز و آمیز و
انگیز سے جیسا شہر آشوب دلآشوب دلآزار خلق آزار بزم افروز
گیتي افروز سرفراز گردن افراز وطن دوست خانہ دوست
فقیر دشمن زن دشمن نوآموز جنگ آموز گلاب آمیز
مکر آمیز آتش انگیز فتنہ انگیز * اور اسیطرح لفظ پرور
و پال و نواز و پرداز و فریب و کُشا و گُداز و نما وبوس
سے جیسا غریب پرور زبان پرور بچہن پال گوپال غریب نواز
بندہ نواز کار پرداز سخن پرداز شکار فریب مردم فریب
مشکل کُسا دل کُشا جانگداز برف گداز بدنما رهنما قدمبوس
پابوس * اور لفظ گوں یا فام و مائل و بار کے ضم کرنے سے
صفات هوتي هیں چنانچہ گلگوں گندم گوں سیاہ فام گلفام
زردي مائل سرخي مائل بردبار اشکبار * اور ایسے هي لفظ
رو و دوز و رس و شو جیسا سبکرو گرم رو خیمہ دوز
زمین دوز فریادرس دادرس مردہ شو دیگ شو *
قسم دوم * یہہ کہ زوائد اول میں آویں پس لفظ بد

وزشت وکو کے لاحق کرنے سے صفات ذم کي حاصل هوتي
هيں جيسا بدصورت بدشکل زشت‌رو کودول * اور لفظ نیک
وخوش وخوب وسو کے اوّل میں آنے سے صفات مدح کي حاصل
هوتي هیں جیسا نیک‌بخت خوش‌نما خوبصورت سودول
اور لفظ تنگ وپست ودوں وکم کے اول میں آنے سے معني
چهوٹائي وکمي کے حاصل هوتے هیں جیسا تنگدل دوں‌همت
پست‌همت کم‌هوش * اور لفظ شه کو اوّل میں لانے سے
اکثر معنے تقویت یا کلاني کے حاصل هوتے هیں جیسا شه زور
وشهپر وشهتیر * اور ایسےهي لفظ قابل وصاحب واهل وذي
کے آنے سے صفات حاصل هوتي هیں جیسا قابلِ علاج
صاحب شعور اهلِ دل ذي هوش * اور لفظ زیادہ وفضول
وهم وایک ونیم وادهه کے اوّل میں لانے سے صفات حاصل
هوتي هیں جیسا زیادہ گو فضول‌گو هم‌جنس همسر هم‌وطن
ایک وطن نیم مردہ ادهه موا * اور ایسے هي لفظ پیش
وپس جیسا پیشتر وپس‌خوردہ وپس رو *

فائدہ * کبهي صفات سے مراد هوتي هیں ذاتیں بغیر لحاظ
معنے وصفیّت کے مثلاً اچهے آدمي یہاں بهوکهونکو کهلاتے هیں

اِس لئے کہ وہاں بھلوں میں رہیں پس بھوکھوں سے مراد یہاں اُنکي ذات هی *

فائدہ * امرواحد کے ساتھہ جب لفظ وّیا بیاے مشددہ وحرف اَلَک یعنے الف وکاف ساکن وحرف لَک یعنے کاف ساکن وحرف واو معروف اورحرف کڑ یعنے کاف ورای هندي ملاویں تب معنی اسم فاعل کے حاصل ہوتے ہیں جیسا مرویّا لڑوّیا لڑاک دوڑاک پیراک بوجلک مارو کھاؤ بھولو کدکڑ بجھکڑ *

باب چہارم

تبدیل وعدم تبدیل وتذکیر وتانیث اور اسماکي حالات اور وحدت وجمعیت کے بیان میں اور یہہ باب مشتمل هی پانچ فصل پر *

فصل اول

عدم تبدیل یعنے متبدل ہونے میں اسما یا صفات کے *

جتنے اسم کہ اُنکے آخر میں الف ساکن یا حرف ہاے ساکن نہ ہو اُنکے صیغۂ واحد میں بسبب حروف معنوي

یا اسماء ظروف کے کبھي تبدیل و تغیر نہیں هوتي جیسا مرد کتاب ساقي لڑکي لال زرد سرخ نیك بد *

فصل دوم

جتنے اسما خواہ اسماء جوامد هوں یا صفات یا مصدر یا اسماء مشتق که اُنکے آخر میں حرف آ یا ہ یعنے الف ساکن یا هاء ساکن هو واحد میں بواسطۂ حروف یا اسماء ظروف کے تبدیل حرف آخیر کي هوتي هی ساتهه حرف ے کے یعنے یاے مجهول کے مثلاً لڑکا لڑکیکو لڑکیکا لڑکیکے لڑکیپے - بندہ بندیکو بندیکا بندیکے بندیپے - بهلا بهلیکو بهلیکا بهلیکے بهلیپے - کهانا کهانیکو کهانیکا کهانیکے وغیرہ - مارنیوالا مارنیوالیکو مارنیوالیکا مارنیوالیکے مارنیوالیپے - لکها لکهیکو لکهیکا لکهیکے * مثلاً

مصرع * تقدیر کے لکهیکو اِمکان نہیں دهونا *

یعنے *لکهے هوئیکو *

مصرع * خاوند کے کاٹے سرکو گهوڑا ملا هی بهالا *

یعنے کاٹے هوئے سرکو * مگر چند الفاظ که وے هندي میں بطور تانیث کے مستعمل هیں جیسے دعا دوا سزا قبا قضا

بلا غذا چڑا رضا تمنا دیا وفا جفا * پس انہوں میں حروف کے سبب تبدیل نہیں ہوتی ہی یعنے نہیں کہتے آبیکا کے دعے دورے مزے سے اور انہوں کی حالتیں موافق ہیں فصل اول کے اسماء مونث سے اور ایسے ہی چند الفاظ دوسرے مستثنی ہیں جیسا خدا بابا پتا امرا ملا کبتا لالا سودا میرزا خفا مصفا پیدا داتا *

فائدہ * جب ایک مرکب حاصل ہو ایسے دو اسم سے یا زیادہ کہ وے دونوں قابل تبدیل ہیں تب واسطے حروف معنوی کے انہوں کی تبدیل ضرور ہی جیسا گلے کتے لڑکے سے

فائدہ * تبدیل اسما کے واسطے حرف معنوی ضرور ہی خواہ مذکور ہو جیسا مثال اسکی سابق گذری یا مقدر ہو جیسا گھر کے آگے رکھو یعنے آگے میں * اور ایسا ہی اپنے جاو * اور اسقدر اور جسدم اور لڑکے یعنے اے لڑکے * اور کچھ حروف معنوی پارسی وعربی بھی موجب تبدیل ہو جاتے ہیں مثلاً بنارس سے تا کلکتے یا بغیر ارپا وغیرہ * اور اسماء متبدلہ میں لاحق ہیں علامتیں اضافت کی جیسا مردکا گھر مرد کے گھرکو * اور حروف تشبیہ چند

سا سي کيسا کيسي کيسے جيسا جيسي جيسے اور
جو الفاظ عددي که آنکے آخر ميں حرف واں هو بواسطهٔ
حروف کے تبديل آنکي ساتهه حرف ويں بياے مجهول
کے هوگي مثلاً دسويں مردکے پاس وبياے معروف جيسا
دسويں رنڈي کے پاس *

فصل سوم

تذکير وتانيث دو قسم هی حقيقي يا غيرحقيقي * مذکّر
حقيقي وه هی که جسکے مقابل ميں ايک مادہ هووے
حيوان کي جنس سے جيسا هاتهي پتا مرد خصم * اور
موٴنّث حقيقي وه هی که جسکے مقابل ميں ايک نر هووے
حيوان سے جيسا هتهني ماتا رنڈي جورو * اور مذکّر
وموٴنّث غيرحقيقي کي دو قسم هيں * اوّل سماعي وه که
اهل زبان سے سنا گيا هی اور کوئي قاعدہ مقرر نهيں جيسا
کتاب قدر لگن بمعني محبّت دهوم بهيڑ فوج * دوسري
قياسي وه که آسکے واسطے کوئي قاعدہ هووے پس جانا
چاهئے که هندي ميں مذکّر کے واسطے سواے اکثرئے کے کوئي
قانون کلّيه نهيں هی اور تانيث کے واسطے تين قانون کلّئے هيں

باقي اكثر ‌ئے * قانون * جو اسما که آنکے آخر میں حرف
آ یعنے الف ساکن یا حرف ہ یعنے ہاے ساکن ہووے وے
اکثر مذکر ہیں جیسا کپڑا مہینا بدہ پردہ خانہ
قانون * جو اسم کہ اسکے آخر میں حرف ي یعنے یاے
معروف ساکن آوے اکثر مونث ہی جیسا پگڑي روٹي
حویلي مگر چند الفاظ یعنے پاني جي گھي موتي دہي
اور کبھي حرف یاے معروف علامت تصغیرکي بھي
ہوتي ہی جیسے رسا رسي گولا گولي * قانون * جو اسم
که تفعیل کے وزن پر آویں وے سب مونث ہیں چنانچہ
تقدیر تدبیر تحصیل تکمیل تقریر تحریر توقیر وغیرہ
مگر لفظ تعویذ یا برعایت شعر کے جیسا *

بیت * سالہا ہمنے صنم نالۂ شبگیر کیا
آہ ایک روز تیرے دلمیں نہ تاثیر کیا *

قانون * جتنے حاصل بالمصدر پارسي که آنکے آخرمیں
حرف شین ہی وے سب مونث ہیں جیسا سوزش
سفارش طپش کشش * قانون * جسکے آخر میں ت
ساکن ہو وہ اکثر مونث ہی جیسا قدرت مروت خلقت

نصرت کثرت * قانون * اکثر اسماء مذکر هیں که آنکے اسماء
مونث کے آخر میں بے کئی حروف واقع هوتے هیں ی
یعنی یاء معروف و ین یعنے یاء مفتوح و نون ساکن و این
یعنی یاء مفتوح درمیان دو ساکن الف و نون کے و ان یعنے
نون ساکن و ماقبل مفتوح و نی یعنی نون مکسور و یاے
معروف و انی یعنے الف ساکن و نون مکسور و یاے معروف
و ان یعنے نون ساکن و ماقبل مکسور و آ یعنے الف ساکن
مثلاً بکرا بکری - شاهزاده شاهزادی - بنیا بنیاین - کبتا
کبتاین - پنڈت پنڈتاین - پانڈے پنڈاین - دولها دلهن -
کونجڑا کونجڑن - ملا ملانی - برهمن برهمنی - کهتری
کهترانی - مهتر مهترانی - سنار سنارن - گوالا گوالن -
نایک نایکا - پاچک پاچکا * اور تذکیر و تانیث عربی
بهی هندی محاورے میں آتی هی جیسا کریم کریمه -
ملک ملکه - معشوق معشوقه *

فائده * بعضے الفاظ کے مونث متعدد هوتے هیں جیسا لهار
لهارن بفتح را و لهارن بکسر را لهارنی لهاری اور ایسے هی
چمار چمارن وغیره * قانون * اکثر اسماء جنس جو ظاهرا

مبہم ہیں تذکیر وتانیث کے حق میں آنکي تذکیر وتانیث
کے تفرقہ کے واسطے سواے اُن مبہموں کے اور الفاظ کہتر
ہیں جیسا ہرن و مرغ مبہم ہی اور واسطے تفرقۂ تذکیر
وتانیث کے کہتے ہیں ہرنا ہرني - مرغا مرغي * قانون
جہاں تلک کہ صفات ہیں آنکي تذکیر وتانیث باعتبار
موصوف کے ہوتي ہي * مثلاً وہ مرد بہلا تہا اور وہ عورت
بہلي تہي وغیرہ * اور ایسے ہي لفظ کافر و چاکر و خدمتگار
چنانچہ وہ کافر کیا بُرا تہا ؟

مصرع * کئي کافریں اور بہي ساتہہ تہیں *

اور بعضے لفظ کي تذکیر وتانیث میں رعایت مدلول کي
ضرور ہی یعنے مدلول اگر مذکّر ہو تو لفظ بہي مذکّر ہوگا اور
مدلول اگر مونّث ہو تو لفظ بہي مونّث ہوگا مثلاً آدمي
مانُس - جیسا کہتے ہیں کسن کیا بہلا مانُس تہا ؟ اور رانڈ
کیا بہلي مانُس تہي ؟

فائدہ * بعضے حرفوں میں بہي تذکیر وتانیث و وحدت
وجمع جاري ہی مثلاً کا وکي بیاے معروف و کے بیاے
مجہول یا سا و سي بیاے معروف و سے بیاے مجہول

وسون وغیرہ * لفظ بھائي وراجہ وماموں کے مونث خلاف قیاس آئے ھیں جیسا بہن رانی ممانی اور ایسا ھي قاعدہ چاھتا تھا کہ لفظ راے وگورا وخان کے مونث ھوتے راینی وگوری وخانی لیکن برخلاف قیاس رانی وگوری وخانم کہتے ھیں * اور موافق اصطلاح پارسي کے تفرقہ تذکیر و تانیث کے واسطے لفظ نر وِمادہ لاتے ھیں جیسا گاو نر گاو مادہ - شیر نر شیر مادہ * اور سواے قوانین مذکورہ کے باقي تذکیر و تانیث سماعي ھی جیسے اکثر اسم ندیوں کے و اکثر چڑیوں کے نام * اور جیسے حروف تہجّي سے انیس حرف مونّث ھیں یعنی ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ذ ر ڑ ز ژ ط ظ و ہ ي *

فائدہ * بعضے الفاظ مشترک ھیں درمیان تذکیر و تانیث کے مثلاً فکر جان *

فائدہ * جس لفظ کي تذکیر و تانیث میں ابہام ھووے اُسکا استعمال بطور تذکیر کے اولی ھی *

فائدہ * فعل متعدي ماضي قریب و بعید کي تذکیر و تانیث میں رعایت مفعول کي ضرور ھی اگر علامت

مفعول کي یعني کو وکتیدُن وحرف نے یعني یاے مجهول مذکور نهو خواه فاعل مذکّر هو یا موٌنث جیسا رنڈي نے روٹي کهائي - مرد نے روٹي کهائي - زید نے کهانا کهایا سیتا نے کهانا کهایا * اور جب علامت مفعول کي مذکور هو تب صیغهٔ مذکّر هي هوگا خواه فاعل مذکّر هو یا موٌنث جیسا کشن نے روٹي کو کهایا یا سیتا نے روٹي کو کهایا * اور تفصیل اسکي آویگي بحث فعل میں انشاءالله‌تعالی *

فائده * مصدر کو باعتبار مفعول کے موٌنث هونا درست هی جیسا جو بات کرني تهي کي * اور جهان ایک جزوبدل هو دوسرے کے ساتهه تب فعل کي تذکیر و تانیث میں اختلاف هی لیکن اکثر پهلے کي موافقت کرتے هیں جیسا رنڈي مرد هوگئي * صفات عددي که اُنکے آخر میں حرف واں هی حالت تانیث میں ویں هوگا بیاے معروف جیسا دسویں لڑکي بیاے معروف *

فصل چهارم

حالات اسما کے بیان میں

اسم کي حالتیں پانچ هیں * اوّل حالت فاعلیّت

فاعل وہ هی که جس سے فعل صادر هووے جیسا مارا زیدنے یا جسمیں قائم هو جیسا هوا زید یا آیا زید *

هندي میں لفظ لایا و بولنا کے سواے جتنے متعدي هیں سب کے صیغه هاے ماضي کے فاعل کي علامت سواے ماضي استمراري کے حرف نے یعنے نون و یاے مجهول هی جیسا مارا هی همنے یا همنے مارا تها * اور سواے اُنکے کسي صیغے کے فاعل کي علامت لفظاً کچهه مقرر نهیں مثلاً میں مارونگا - میں گیا تها * اور یهه کماحقهٗ بیان کیا جایگا بحث فعل میں انشاءالله‌تعالی *

دوم حالت مفعولیّت * مفعول وہ هی که جس پر فعل واقع هو جیسا همنے مارا زید کیتئیں * مفعول کي علامت حرف کو و کیتئیں هی مثلاً زید کو مارا - عمرو کیتئیں کها * اور ضمائر واسماء اشارہ وموصول و اسم استفهام میں ایک علامت اور بهي هی یعنے حرف یاے مجهول جیسا مجهے همهے تجهے تمهے اُسے اُنهے اِسے اِنهے کِسے کِنهے وغیرہ *

فائدہ * علامت مفعول کي کبهي محذوف هوتي هی جیسا اُسکا گهوڑا لاؤ یا میرا گهوڑا لاؤ یعنے اُسکے گهوڑیکو

یا میرے گھوڑیکو * اور یہہ حذف کرنا علامت مفعول کا اکثر واقع ھی مفعول ثانی میں متعدی بدو مفعول کے جیسا دیا میں نے زید کو روپیہ - سکھائی میں نے عمرو کو کُشتی * اور اکثر فعل مرکب کے مفعول کے ساتھہ حرف کو کی جگہہ حرف سے کہتے ھیں جیسا آنے ملاقات کی نہ آسکو مگر لفظ بیان کرنا کہ آسمیں دونوں صحیح ھی آسکو بیان کرو - آسے بیان کرو *

سوم حالتِ اضافت * اضافت وہ کہ نسبت کیا جاوے ایک لفظ دوسرے کی طرف پس جسکو نسبت کریں آسکا نام مضاف اورا جسکی طرف نسبت کریں وہ مضاف الیہ ھی * اور ھندی اضافت میں اصل یہہ ھی کہ مضاف الیہ مقدم ہو مضاف پر جیسا کشن کا گھر اور آسکا عکس بھی جایز ھی مثلاً گھر کشن کا * اضافت کی علامتیں تین ھیں حرف کا بکاف مفتوح و الف ساکن جب مضاف واحد مذکر ھووے جیسا زید کا گھر - اور حرف کے بیاے مجہول جب مضاف جمع مذکر ھو مثلاً زید کے گھر - یا

ضاف مذکر واحد کے بعد حروف آویں چنانچہ زید کے
لا ہے - زید کے گھر کو - زید کے گھر کا وغیرہ * یا کہ اسماء
روف آویں مثلاً زید کے آگے - زید کے پیچھے - عمرو کے سامھنے -
ن کے پاس - یا کہ لفظ مطابق و موافق و ساتھہ و برابر
رہ * اِسطرح کے اسما آویں جیسا اُسکے مطابق اِسکے ساتھہ
رہ * اور حرف کي بیاے معروف جب مضاف
نث ہو خواہ واحد خواہ جمع اور حروف معنوي
، یا نہوں جیسا زید کي کتاب - زید کي کتابیں - اُسکي
ب کو - اُسکي کتابیں وغیرہ * اِضافت کے سبب مضاف
، ایک تخصیص ہوتي ہی جیسي صفت مخصص
، موصوف کي مثلاً مردکا گھر یعنے عورت کا نہیں
ے کا حقہ یعنے روپے سونے کا نہیں *

ائدہ * لفظ آپ اکثر مجازاً مستعمل ہوتا ہی معني میں
ے چنانچہ آپ کہاں تشریف لیجاتے ہیں ؟ اور آسکي
ت دو طورپر ہی ایک تو آپکا آپکے آپکي دوسرا
اپنے اپني پس نا وے وني قائم ہیں کا وکے وکي
جگہہ میں *

چہارم حالتِ ظرفیّت * ظرف وہ وقت یا جگہہ
ہی کہ جس میں فعل صادر ہووے فاعل سے پس ظروف
دو نوع ہیں * نوع اوّل * زمان وہ دو قسم ہی مبہم
یعنی غیر معیّن جیسا وقت بیر سمے * محدود یعنی معیّن
جیسا برس یعنے بارہ مہینے اور مہینا اور دن اور رات *
نوع دوم * مکان اُسکی بہی دو قسم ہی مبہم جیسا
جگہہ تہانو یا آگے پیچھے دہنے بائیں اوپر نیچے
کنے پاس نزدیک وغیرہ - محدود جیسا گھر مسجد
دیوہرا * پس ظرف کی علامت ہی لفظ میں کو بیچ
خواہ مذکور ہو جیسا صندوق میں رکھو - گھر کو جاؤ -
تالاب بیچ پانی ہی - یا محذوف جیسا میرے آگے لاؤ
یعنے آگے میں - اپنے گھر جاؤ یعنے گھر کو - یا جسوقت
تم جاؤ یعنے جسوقت میں *

پنجم حالتِ ندا * منادی وہ ہی کہ جو بُلایا جائے
ان الفاظ کرکے یعنے ارے رے ای بفتح الف اے بکسر
الف او بوا مجہول اَبے بے اجی ہوت خواہ نہ
علامات مذکور ہوں جیسا اے میاں - زید رے وغیرہ یا

مقدر جیسا لڑکے بیاے مجہول یعنے اى لڑکے - لڑکو
اىٔ لڑکے سب * اور باقي حالتونکا نام جو حصول اُنکا
لفظ سے یا ساتھہ یا واسطے پر موقوف ھی قلم انداز کیا گیا *

فصل پنجم

بیان میں وحدت وجمعیت کے

اسماء غیر متبدّله یا صفات غیر متبدّله جو فصل
اوّل میں مذکور ھیں اُنکے مذکّر کي جمع کي علامت
حالتِ فاعلي میں لفظاً کچھہ مقرر نہیں جیسا
مرد آئے بیاے مجہول یا ساقي بیٹھے بیاے مجہول
مردِ نیک گئے * مگر جب اُنکے بعد حرف نے آوے
تب حرف وں یعنے واو و نون غنّه علامت جمع ھی
جیسا مردوں نے * اور اُس فصل کے جتنے اسماء
مونّث که اُنکے آخر میں حرف ي یعنے یاے معروف
نہو اُنکي جمع کي علامت حالتِ فاعلي میں حرف یں
یعنے یا و نون غنّه ھی جیسا کتابیں باتیں عورتیں بوئیں *
اور جن اسماء مونّث کے آخر میں حرف ي یعنے یاے
معروف ھو اُنکي جمع کي علامت حالتِ فاعلي میں حرف

ں یعنے الف و نون غنّہ هی مثلاً لڑکي لڑکیاں - روٹي روٹیاں - پگڑي پگڑیاں - اور حالتِ ندا میں حرف و یعنے واو مجهول زائد کرینگے خواه مذکّر هو یا مونّث جیسا مردو یعنے ای مرد سب - لڑکیو یعنے ای لڑکیاں - ساقیو یعنے ای ساقي سب * اور حالتِ مفعولیّت و اضافت و ظرفیّت میں یا جب اور کوئي حروف بعد اسماء غیر متبدّله کے آویں تب آنهونکي جمع کي علامت یهه هی که حرف وں یعنے واو و نون غنّہ کو زیادہ کریں خواہ مذکّر هو یا مونّث جیسا مردوں‌کو کتابوں‌کو ساقیوں‌کو لڑکیوں‌کو آزادوں‌کو مردوں‌کا کتابوں‌کا ساقیوں‌کا لڑکیوں‌کا آزادوں‌کا مردوں‌میں کتابوں‌میں ساقیوں‌میں لڑکیوں‌میں آزادوں‌میں مردوں‌سے کتابوں‌سے ساقیوں‌سے لڑکیوں‌سے آزادوں‌سے وغیرہ *

فائدہ * کبهي وقت زائد کرنے علامت جمع کے ایک حرکت لفظ سے حذف هوتي هی جیسے پتّهر ساتهه تاء مفتوح کے و چاکر ساتهه کاف مفتوح کے پس ان دونوں کي جمع هی پتّهروں و چاکروں ساتهه تا و کاف ساکن کے * اور اسماء متبدّله جو فصل دوم میں مذکور هیں

اُنکي جمع کي علامت حالتِ فاعلي میں جو بغیر حرفِ نے
کے ہووے یہہ ہی کہ اُنکے حرفِ آخر کتئں بدل کریں ساتھہ
حرف ے یعنے یاے مجہول کے جیْسا لڑکے بیاے مجہول و
بندے و پردے بیاے مجہول * اور فاعل جو ساتھہ حرفِ
نے کے ہووے حالتِ مفعولیّت و حالتِ ظرفیّت و اِضافت میں
یا جب کوئي اور حروف واقع ہوں اِن صورتوں میں اُسکي
جمع کي علامت یہہ ہی کہ حرفِ اخیر کو بدل کریں ساتھہ
حرفِ وں یعنے واو و نون غنّہ کے جیْسا لڑکوں نے بندوں نے
بھلوں نے ۔ لڑکوں کو بندوں کو بھلوں کو ڈھالوں کو * اور حالتِ
جمع ندا میں حرفِ آخر کو بدل کرینگے ساتھہ حرفِ و یعنے
واو مجہول کے جیْسا لڑکو بندو وغیرہ *

فائدہ * فصل دوم سے جو چند الفاظ مستثنی ہیْں اور
سابق مذکور ہوئے ہیْں وے وحدت و جمع میں موافق ہیْں
اسماء فصل اول کے جیْسا دعا دعائیں ۔ سزا سزائیں ۔
دعاؤں سزاؤں امراؤں ملاؤں *

متفرقات

جب کسي اسم پر اسماء عدد واقع ہوں تب اُسکي جمع

ني احتياج نهيں جيسا چار مرد کو مارا اور ضرور نہيں هي
چار مردونکو * اور اکثر اسماء عدد و اسماء ظرف میں واسط
فائده دينے کثرت يا حصر کے جمع کي علامت وں يعني وا
و نون غنّه لاتے هيں بغير اِسکے که اُسکے بعد حرف
يا اور کوئي حروف جو علامت مفعوليّت يا اضافت
يا ظرفيّت وغيره کي هيں آوے جيسا هزاروں مرگئے
برسوں گذرے - تينوں بهائي آئے - چاروں بيٹھے - مهينوں هوئے
فائده * هندي ميں بطور پارسي کے بهي جمع هوتي هي جيسا
باتاں راتاں * اور اکثر جمع عربي و پارسي مستعمل هي جيسا
ساقياں جواناں هزارها سالها مفردات مقدمات معاملات
اشراف نجبا شرفا طلبه فضلا علما غربا وغيره * اور کبهي جمع
عربي و پارسي پر علامت جمع هندي داخل کرتے هيں چنانچه
احکاموں امراؤں علماؤں مقدماتوں اشرافوں نجباوں فضلاوں
فائده * کبهي دو لفظ که ايک آسکا باب چهارم کي
فصل اول سے هي جيسا بند اور دوسرا فصل دوم سے هوے
مثلاً بنده * آن دونونکي جمع بادي النظر ميں ايکهي هي
چنانچه قبا کے بندوں کو جمع بند کي زيد کے بندوں

جمع بندے کي * ليکن بعد تعمق نظر کے معلوم هوگا که اول
ميں ازدياد هی اور ثاني ميں تبديل *

فائده * زبان قديم ميں لفظ سکهي و نين وآنکه کي
جمع کئي طور پر هی سکهيں بکسر يا و سکهيں بفتح يا
و نيڼن بفتح نون دوم و نينن بکسر نون دوم و انکهيں بفتح
يا سکهياں و انکهياں و نيناں *

فائده * لفظ انکهيا و رتيا وبتيا تصغير کے واسطے هيں اور
حالت فاعلي ميں جمع آنکي انکهياں رتياں بتياں هی *

فائده * فعل ماضي متعدي قريب وبعيد کے جمع هونے
ميں رعايت مفعول کي ضرور هی خواه فاعل واحد هو يا
جمع جيسا سپاهيوں کے سامهنے شراب کے پيالے ساقيوں نے
رکهے بيابے مجهول * پس رکهے کو بصورت جمع کے لائے بسبب
جمع هونے مفعول کے يعنے پيالے بيابے مجهول * ليکن جب
علامت مفعول مذکور هووے تب فعل واحد هي هوگا خواه
مفعول واحد هو يا جمع جيسا سپاهيوں کے سامهنے شراب کے
پيالوں کو ساقيوں نے رکها اور بيان اِسکا بحث فعل ميں
کما حقهٗ کيا جايگا انشاء الله تعالیٰ *

بحث دوم

فعل کے بیان میں

فعل وہ لفظ ہی کہ دلالت کرے ایک معنی پر ساتھہ استقلا
کے اور تین زمانوں سے ایک زمانہ آسکے ساتھہ سمجھا جا
یہہ بحث مشتمل ہی دو باب پر*

باب اول

بیان میں بناے افعال اور اُسکی تصریف یعنی گردان کے
جانا چاہئے کہ ہندی ریختے میں مصدر کی علا
حرف نا یعنی نون اور الف ساکن ہی جیسا مارنا ہ
اور بعد حذف کرنے علامت مصدر کے جسقدر کہ
رہے وہ بعینہ امر واحد ہی اور آسکے ساتھہ جب
و یعنی واو موقوف یا مجہول زائد کریں صیغہ ج
ہوگا * اور آنہیں امر کے صیغے پر جب حرف مت
داخل کریں نہی کے صیغے حاصل ہونگے اور امر و نہ
مذکر و مونث برابر ہیں *

امر حاضر

سمجھہ تو

سمجھو تم

نہی حاضر

مت سمجھہ تو　　　مت سمجھو تم

اور اسماء حالیہ جو سابق مذکور ہوئے اُن کے ساتھہ جب ملاویں لفظ ہوں و ہی وہیں و ہو تب فعل حال کے صیغے حاصل ہونگے اور اُنسے لفظ ہوں وغیرہ کو حذف بھی کرتے ہیں *

حال مذکّر مثبت

میں سمجھتا ہوں	تو سمجھتا ہی	وہ سمجھتا ہی
ہم سمجھتے ہیں	تم سمجھتے ہو	وے سمجھتے ہیں

حال مونّث مثبت

میں سمجھتی ہوں	تو سمجھتی ہی	وہ سمجھتی ہی
ہم سمجھتی ہیں	تم سمجھتی ہو	وے سمجھتی ہیں وے سمجھتیاں ہیں

اور امر واحد کے آخر میں جب حرف آ یعنی الف ساکن اور ے یعنی یاے مجہول اور ی یعنی یاے معروف اور یں یا یاں بیاے معروف لاویں تب ماضی کے صیغے حاصل ہونگے *

ماضي مذكّر مثبت

میں سمجھا	تو سمجھا	وہ سمجھا
ہم سمجھے	تم سمجھے	وے سمجھے

ماضي موٌنث مثبت

میں سمجھي	تو سمجھي	وہ سمجھي
ہم سمجھیں	تم سمجھیں	وے سمجھیں / وے سمجھیاں

لیکن جسوقت امر کے آخر میں حرف الف یا حرف واو ہوے تب بناے ماضي کے لئے علامت ماضي کے قبل ایک حرف یا چاهئے جیسا کھایا کھائي وغیرہ ڈبویا ڈبوئي وغیرہ *

فائدہ * گنوار صیغۂ ماضي کے آخر میں اکثر حرف یس یعنی یاے معروف وسین زائد کرتے ہیں مثلاً ماریس ڈالیس کھایس کاٹیس وغیرہ * اور صیغۂ ماضي کے آخر میں جب لفظ ہی وہی وہیں وہو ملاویں تب ماضي قریب کے صیغے حاصل ہوئے

* ماضي قریب مذكّر مثبت

میں سمجھا ہوں	تو سمجھا ہی	وہ سمجھا ہی
ہم سمجھے ہیں	تم سمجھے ہو	وے سمجھے ہیں

ماضي قريب مونّث مثبت

میں سمجھي هوں　　تو سمجھي هی　　وہ سمجھي هی
هم سمجھي هیں　　تم سمجھي هو　　وے سمجھي هیں
وے سمجھیاں هیں

لفظ تھا و تھے بیاے مجھول و تھي و تھیں بیاے معروف
که آنکا مصدر هندي میں خوب معلوم نهیں هی اگرچه زبان
پارسي کے موافق شاید مصدر اسکا لفظ رهنا هووے کیونکه لفظ
تھا کي پارسي بود هی اور بود کا مصدر بودن هی اور بودن کے
معنے رهنا هی * غرض بهر صورت ان لفظونکو ماضي کے صیغوں
میں ملانے سے ماضي بعید کے صیغے حاصل هوتے هیں *

ماضي بعید مذکّر مثبت

میں سمجھا تھا　　تو سمجھا تھا　　وہ سمجھا تھا
هم سمجھے تھے　　تم سمجھے تھے　　وے سمجھے تھے

ماضي بعید مونّث مثبت

میں سمجھي تھي　　تو سمجھي تھي　　وہ سمجھي تھي
هم سمجھي تھیں　　تم سمجھي تھیں　　وے سمجھي تھیں
وے سمجھیاں تھیں

ر انہیں لفظونکو جب اسماء حالیہ میں ملاویں تب

ي استمراري کے صیغے حاصل ہونگے *

ماضي استمراري مذکّر مثبت

ں سمجھتا تھا	تو سمجھتا تھا	وہ سمجھتا تھا
م سمجھتے تھے	تم سمجھتے تھے	وے سمجھتے تھے

ماضي استمراري مونّث مثبت

ں سمجھتي تھي	تو سمجھتي تھي	وہ سمجھتي تھي
م سمجھتي تھیں	تم سمجھتي تھیں	وے سمجھتي تھیں وے سمجھتیاں تھیں

ور اسماء حالیہ کے صیغے بعینہ کبھي ماضي شرطیہ کے صیغے ہوتے ہیں

ماضي شرطي مذکّر مثبت

میں سمجھتا	تو سمجھتا	وہ سمجھتا
ہم سمجھتے	تم سمجھتے	وے سمجھتے

ماضي شرطي مونّث مثبت

میں سمجھتي	تو سمجھتي	وہ سمجھتي
ہم سمجھتیں	تم سمجھتیں	وے سمجھتیں وے سمجھتیاں

اور امرِ واحد کے آخر میں جب حرفِ ون یعنے واو اور نون غنّہ اور ویں بیاے مجہول و نون غنّہ اور حرف و یعنے واو مجہول ضم کریں تب مضارع کے صیغے حاصل ہونگے اور مضارع میں تذکیر و تانیث برابر ہی *

مضارع

مَیں سمجھوں	تو سمجھے	وہ سمجھے
ہم سمجھیں	تم سمجھو	وے سمجھیں

اور اُنہیں مضارع کے صیغوں کے ساتھہ جب ملاویں حرف گا یعنے ف پارسی اور الف اور حرفِ گے بیاے مجہول اور گی بیاے مروف اور گیں بیاے معروف تب مستقبل کے صیغے حاصل ہونگے *

مستقبل مذکّر مثبت

مَیں سمجھونگا	تو سمجھیگا	وہ سمجھیگا
ہم سمجھینگے	تم سمجھوگے	وے سمجھینگے

مستقبل مونّث مثبت

مَیں سمجھونگی	تو سمجھیگی	وہ سمجھیگی
ہم سمجھینگی	تم سمجھوگی	وے سمجھینگی

لفظ کے بہ کاف عربي وکر و کرکے و کرکر درمیان دو فعل کے
تے هیں اس واسطے کہ فاعل ایک کو عمل میں لاکے
دوسرے فعل کو اس میں متصل کرے جیسا سمجھ کے
سمجھ کر سمجھ کرکے سمجھ کرکر * پس اگرچہ موافق
اصطلاح صرف عربي کے آسکا نام مقرر نہیں لیکن ازروے
معنے کے معطوف علیہ هونیکا فائدہ دیتا هی مثلاً سمجھکر
گیا یعنے سمجھا اور تس پیچھے گیا *

مصرع * دل میرا لیکے کیا چاهتے هو میري جان ؟

اور کبھي یے حروف لفظاً محذوف هوتے هیں جیسا
مار گیا * یہہ تصریف جو بیان کي گئي افعال مثبت کي
هی اور انہیں افعال پر جب حرف نہ یا نہیں داخل
کریں تب افعال منفي هونگے *

فائدہ * تصریف مذکورہ سے یہہ معلوم هوا کہ لفظ
مارتا مارتے وغیرہ کي تین صورتیں هیں * کبھي تو وے
اسماء حالیہ هیں اور کبھي فعل حال کے صیغے اور کبھي
ماضي شرطي کے * لفظ هونا مصدر لازمي هی اور تصریف
آسکي بعینہ طریق مذکور پر هوتي هی مگر تین بات

میں فرق هی * ایک یهه که موافق اُس قاعدے کے جو ماضي کے بیان میں ذکر کیا مناسب تها که اُسکي ماضي کے صیغے لفظ هویا وغیره ساتهه یا کے هوتے لیکن برخلاف قیاس هوا کهتے هیں ساتهه ضمهٔ ها اور بغیر یا کے * دوسرا یهه که حرف یا که اُسکے صیغهٔ مضارع کي علامت میں آتا هي اُسکو حذف کرنا درست هي جیسا هو اور هوں بولتے هیں جگهه میں هوئے اور هوئنگے * اور تیسرا یهه که اُسکے مضارع کے صیغوں میں ایک حرف واو کو زیاده کرنا صحیح هی جیسا

میں هوؤں	تو هووے	وه هووے
هم هوویں	تم هوؤ	وے هوویں *

اور یهه تیسرا فرق جاري هی اُن تمام فعلوں میں که جنکے امر کے آخر میں حرف علت رهے جیسا

میں جاؤں	تو جاوے	وه جاوے
هم جاویں	تم جاؤ	وے جاویں
میں پیوئں	تو پیوے	وه پیوے
هم پیویں	تم پیو	وے پیویں

لفظ جانا بھي بطورِ مذکور بعينه متصرف هي م
صيغهٔ ماضي ميں قياس تھا که جايا هو ليکن گيا بکاف
پارسي کہتے هيں * اور اسکا سبب افعال غير صحيح مير
بيان کرونگا ليکن عندالترکيب اسکيے ماضي کے صيغے کبھي
اپني اصلي حالت پر رہتے هيں چنانچه جايا چهنا *

باب دوم
مشتمل هي چار فصل پر *

فصل اول
بيان ميں اقسام فعل کے

اگرچه اقسام بيان کرتا هوں افعال کے لکن آساني کے
واسطے نظائر ميں مصادر کو ذکر کرونگا * پس افعال کي
دو قسم هيں لازمي اور متعدي * لازمي وه که فقط فاعل
ميں معنے اسکے تمام هوں اور محتاج مفعول کي طرف نه
جيسا هونا جانا سونا * متعدي وه که بغير مفعول کے فقط
فاعل ميں تمام نهو اور اسکي دو نوع هيں * اول متعدي
بنفسه وه که بغير واسطه کسي حرف زائد اور علامات
متعدي هوے جيسا سمجھنا بوجھنا کھوجنا ڈھونڈھنا

دوسرا متعدي بالواسطه وه كه بواسطۂ كسي حرف و علا
كے متعدي هوے * پس متعدي بالواسطه كي تحقيق
لئے چار نوع مقرر كيے گئيں *

نوع اول يهه كه مصدر خواه لازمي هوے يا متعدي
اُسكي علامت مصدر كے ماقبل حرف آ يعني الف ساكن يا
حرف وآ يعني واو اور الف ساكن اور حرف لآ يعني لام اور
الف ساكن كے زياده كرنے سے متعدي بالواسطه حاصل هوتا
هى * جيسا بچنا بچانا بچوانا - دبنا دبانا دبوانا - ڈرنا
ڈرانا - بيٹھنا بٹھلانا - چھونا چُھلانا - رونا رُلانا - اور اِس قسم كے
متعدي بالواسطه ميں اكثر اعراب كي تغير و تبديل هوتي
هى اِس لئے اُسكے بيان كے واسطے دو قانون مقرر كئے گئے *

قانون اول يهه كه حرفِ علّت جو اُس فعل ميں
تھے علامت متعدي بالواسطه كے داخل هونے سے حذف
هو جاتے هيں تلفظ سے اور ضمه و فتحه و كسره كه اُس
حرفِ علّت پر تھے وے باقي رهتے هيں * جيسا بولنا بُلانا -
بھولنا بُھلانا - رونا رُلانا - گانا گوانا - سيكھنا سكھانا *

قانون دوم يهه كه اُن علامات كے داخل هونے سے

اُس فعل کي ايک حرکت ساقط هو جاتي هي * جيسا
اَٹَکنا اَٹکانا * پس وہ فتحه که اٹکنا کے حرف ٹ میں تھا وہ
اٹکانا کے حرف ٹ میں نہیں هی اور ایسے هي برسنا برسانا *

نوع دوم یہہ کہ حرف آ یعنے الف ساکن فعل کے ؟ا
کلمے کے بعد هي لانے سے متعدي بالواسطہ حاصل هوتا هی
جيسا تننا تاننا - تھسنا تھاسنا - ٹلنا ٹالنا - دبنا دابنا
مرنا مارنا - اڑنا آڑنا - کٹنا کاٹنا - بندھنا باندھنا *

نوع سیوم یہہ کہ تلفظ میں حرف واو یا حرف
یا کو زائد کرنے سے متعدي بالواسطہ حاصل هوتا هی * جیسے
گھلنا گھولنا - کھلنا کھولنا - پسنا پیسنا - رکنا روکنا *

نوع چہارم یہہ کہ ایک حرف صحیح کو دوسرے حرف
کے ساتھہ بدل کرنے سے متعدي بالواسطہ حاصل هوتا هی *
جيسا بکنا بیچنا - چھوٹنا چھوڑنا - ٹوٹنا توڑنا - جاننا جتانا *

فائدہ * اکثر فعلوں کي متعدي کئي طور پر آتي هیں *
جيسا سیکھنا سکھانا سکھلانا - بیٹھنا بیٹھانا - بٹھانا بیٹھلانا
بٹھلانا * بعد دریافت کرنے اِس تفصیل کے معلوم کیا چاهئے
کہ متعدي خواہ بنفسہ هو یا بالواسطہ تین قسم سے خالي

نہونگے * متعدی بیک مفعول جیسا سمجھنا بوجھنا دبانا
مارنا کاٹنا * متعدی بدو مفعول جیسا سمجھانا بجھانا
مروانا کٹوانا دینا * متعدی بسہ مفعول جیسا دلانا * اور
مطلق متعدی خواہ بیک مفعول خواہ بدو مفعول خواہ بسہ
مفعول دو قسم ہیں * معروف کہ فاعل اُسکا معلوم ہو جیسا
سمجھنا بوجھنا دبانا دلانا * مجہول کہ فاعل اُسکا معلوم نہو
جیسا سمجھاجانا بوجھاجانا دیا جانا مارا جانا کاٹاجانا
سمجھایا جانا بجھایاجانا کٹوایاجانا دبایا جانا دلایاجانا *
اور مجہول بنانیکا قاعدہ یہہ ہی کہ ماضی کے صیغے کے
ساتھہ لفظ جانا کے صیغونکو ملاویں *

فائدہ * بعضے فعل مشترک ہیں درمیان لازمی ومتعدی کے
جیسا خارش کھجلاتی ہی لازمی * اور وہ کھجلاتا ہی خارش کو
متعدی * اور ایسے ہی کترانا * اور بعضے فعل کی صورت متعدی
سی ہی پر فی الواقع لازمی ہی جیسا کُمھلانا اُمانا کہلانا *
اور بعضے فعل اُسکے بر عکس ہیں چنانچہ نگلنا رگڑنا بدلنا *

فائدہ * جتنے لازمی ہیں سبکے معنے کا حاصل رجوع کریگا
طرف متعدی مجہول کی طرف جیسا بننا یعنے بنایاجانا *

فصل دوم

بیان مین فعلِ وضعي وغیروضعي وفعلِ مفرد ومرکب کے *

فعلِ وضعي هندي وہ هی که کسي واضعِ هند نے آسکو وضع کیا هي جیسا مارنا کاتنا آنا جانا * غیرِ وضعي وہ هي که الفاظ غیر هندي کے ساتهه علامت مصدر هندي کي ملاکر مصدر بناویں * مثلاً قبولنا خریدنا بخشنا بدلنا داغنا * یا که کسي اسماء جامد یا صفات هندي کے ساتهه علامت مصدري ملاویں جیسا سونتنا سُنتیانا پاني پنیانا موتنا مُٹانا گرم گرمانا * بهر صورت خواہ وضعي هو یا غیر وضعي فعل کي دو قسم هیں * بسیط یعنے غیر مرکب جیسے دینا مارنا بخشنا بدلنا قبولنا مُٹانا سُنتیانا * مرکب وہ که آسکے دو جزو هویں * پس آس مرکب کي دو نوع هیں *

نوع اول یهه که ایك جزو اسم هوے اور دوسرا فعل * جیسا غوطه مارنا غوطه کهانا فکر کرنا شرط کرنا رخصت کرنا موتا کرنا *

نوع دوم یهه که دونوں جزو فعل هویں * پس آس نوع کي طریق اصلي یهه هی که جزو اول امر واحد هو *

جیسا مار ڈالنا دے ڈالنا کہا جانا گھبرا جانا بول د
ہو سکنا کاٹ ڈالنا پھینک دینا سو رہنا جا رہنا *
کبھی جزو اول صیغۂ ماضی ہوتا ہی * مثلاً چلا جانا جایا چاہنا
مارا چاہنا ناچا کرنا * اور کبھی جزو اول اسم حالیہ جیسا
ولتا جانا بولتے رہنا پیتا رہنا پیتے رہنا جاتا رہنا جاتے رہنا *
رر کبھی جزو اول مصدر جیسا بولنے لگنا آنے پانا جانے دینا *
فائدہ * ہندی فعل مرکب کے دونوں جزو کے درمیان لفظ
جذب لانا درست ہی جیسا

مصرع * لازم نہیں کہ چھوڑ مجھے یار جائے *

عنے چھوڑ جائے *

فصل سیوم

افعال کے بعضے احکام اور تذکیر و تانیث ووحدت
و جمعیّت کے بیان میں *

جتّنے افعال متعدی ہیں سبھونکے صیغۂ ماضی کے فاعل
کی علامت سواے ماضی استمراری کے حرف نے
یعنے نون و یاے مجہول ہی * جیسا میں نے کھایا ہی
تونے کھلایا ہی میں نے کھایا تھا تونے کھلایا تھا * مگر

لفظ لانا اور بولنا یا جو فعل کہ ساتھہ لفظ چانا
چکنا یا سکنا یا لگنا کے مرکب ہووے اُسکی ماضی
فاعل کی علامت حرف نے نہیں ہی * جیسا میں
وہ بولا یا تو کہا چکا وہ لے چکا میں لے سکا * اور کبھی بطر
شان حرف نے فعل حال کے ساتھہ لاتے ہیں * مثلاً

بیت * سنتیہی عطّار نے یہہ رنگ بو
کہنے لگا ہاے میاں ہو نہو *

اور کبھی حرف نے ماضی متعدی کے فاعل سے حذ
ہوتا ہی * جیسا

مصرع * حارث لعین کی عورت بہتیرا رو پکاری *

فعل ماضی متعدی قریب و بعید کے صیغے سواے اُن
متعدیوں کے کہ جنکے ساتھہ حرف نے مذکور نہیں ہوتا ہی
تذکیر و تانیث میں متابعت مفعول کی کرتے ہیں * مثلاً

مصرع * دی تھی خدا نے آنکھہ پہ ناسور ہو گیا *

اور چنانچہ ہندہ نے کھانا کھایا زید نے روٹی کھائی * مگر
جب علامت مفعول یعنے حرف کو و کتئیں و حرف سے
مذکور ہو تب فعل متعدی ماضی مذکّر ہی ہوگا خواہ

مفعول مذکّر هو یا موٴنّث * جیسا زیدنے کھانیکو کھ عمرنے روٹی کو کھایا *

مصرع * ایکدم خالي نپایا اشک سے اِس آنکھہ کو *

اور سواے آن صیغہ هاے مذکورکے تمامي صیغے خواہ متعدي هوں یا لازمي تذکیر و تانیث میں فاعل کي موافقت کرتے هیں * جیسا هندہ کھانا لائي میتا یہہ کلام بولي هندہ مارتي هی هندہ گئي هندہ جاتي هی * اور یهي حکم هی فعل کي وحدت و جمع میں یعنے سواے لازمي اور سواے آن متعدیوں کے کہ جنکي ماضي میں حرف نے نهیں لاتے هیں جتنے ماضي متعدي قریب و بعید هیں آنکے صیغوں میں وحدت وجمع برعایت مفعول هوتي هی * جیسا همنے کھانا کھایا یا سپاهیوں کے سامهنے شراب کے پالے ساقیوں نے رکھے بیاے مجهول * پس لفظ رکھے کي جمعیّت بسبب جمع هونے مفعول کے هی یعنے پیالے بیاے مجهول * مگر جب علامت مفعول مذکور هوے تب فعل واحد هي هوگا خواہ مفعول واحد هو یا جمع * مثلاً شراب کے پیالوں‌کو ساقیوں نے رکھا *

فصل چہارم

هندي میں افعال دو قسم هیں * صحیح وہ کہ جس میں
تغیر و تبدیل یا زیادت یا حذف حروف کي تصریف کے
وقت نہیں هوتي هیں * مثلاً مارنا کاٹنا پہنچنا * اور غیر
صحیح وہ کہ جسمیں عندالتصریف تغیر و تبدیل یا حذف
یا زیادت حروف کے واقع هو * جیسا لفظ کرنا قیاس چاهتا
هی کہ صیغۂ ماضي اِسکا کرا هووے لیکن را کو حرف یا کے
ساتھہ بدل کرکے کیا کہتے هیں * اور ایسے هي لفظ مرنا میں
چاهئے کہ ماضي مرا و مرے وغیرہ هووے * لیکن حرف را کو
واو کے ساتھہ بدل کرکے موا کہتے هیں * اور لفظ جانا کے صیغۂ
ماضي چاهئے کہ جایا و جائے وغیرہ هووے * لیکن اِس جہت سے
کہ حرف جیم و کاف پارسي کبھي ایک دوسرے کے ساتھہ
بدل هوتے هیں جیم کو کاف پارسي کے ساتھہ بدل کیا تو
چاهئے کہ گایا بکاف پارسي هوتا * لیکن واسطے دفع التباس
و مشابہت ساتھہ لفظ گایا کے کہ وہ ماضي هی لفظ گانا
بکاف پارسي کا جو بمعني سرود کے واقع هی الف
حذف کرکے گیا گئے وغیرہ کہتے هیں * پر عندالترکیب

دوسرے فعل کے ساتھہ کبھي وہ اپني حالت اصلي پر رهتا هی
جیسا جایا چہنا * اور لفظ هونا کے ماضي کا صیغه چاهئے
که لفظ هویا و غیرہ هوے * لیکن حرف یا کو حذف کرکے
هوا وغیرہ کہتے هیں * اور جو فعل که اسکے آخر میں حرف
علّت هوے اسکے مضارع میں قبل علامت مضارع کے کبھي
ایک واو زیادہ کرتے هیں * مثلاً هووے کھاوے پیوے * اورکئي
ایسے نظر آتے هیں که عندالتصریف اسکي حرکات میں تغیر
وتبدیل واقع هوتي هی * جیسا دینا ولینا کے صیغهٔ ماضي
چاهئے که دیا ولیا ساتھہ دال ولام مکسور بکسرهٔ مجہول
هوتے لیکن کہتے هیں بکسرهٔ معروف * اور لفظ سمجھنا کي
ماضي کے صیغے چاهئے که سمجھا بمیم مفتوح هوے لیکن
کہتے هیں سمجھا بمیم ساکن * اور اسي طرح دبکنا پھسلنا
سرکنا لچکنا پگھلنا نگلنا *

باب سیوم

بیان میں مجاز کے جو فعل میں هوتا هی اور ذکر میں
بعضے فوائد کے جو حاصل هوتے هیں فعلوں سے * ماضي بعید کي
جگھہ مجازاً کبھي ماضي قریب کو استعمال کرتے هیں جیسا

هم کل آئے ناخوش هوئے آج خوش هیں یعنے کل ناخوش تھے * اور جیسا میں کل وهاں گیا هوں یعنے گیا تھا * اور کبھی ماضي کو مجازاً باعتبار قریب الوقوع کے مستقبل کي جگهه ذکر کرتے هیں جیسا کھانا لایا ؟ هاں صاحب لایا یعنے نزدیک هی که لاؤنگا *

هندي میں مصدر کو کبھي صیغهٔ امر یا نهي کي جگهه استعمال کرتے هیں * جیسا

مصرع * عالم کو ای دیوانے مت ساتھه لے ڈبونا *

یعنے مت ڈبو * اور کبھي صیغهٔ مضارع مجازاً ماضي کے معنے میں آتا هی * جیسا

بیت * پس جب حسین سرور بن کربلا میں آئے
دیکھیں تو سامھنے سے کچھه لوگ هیں پرائے *

یعنے دیکھا * اور کبھي صیغهٔ حال معنے میں ماضي کے * جیسا میں فلاني جگهه گیا تھا دیکھتا هوں کیا که قضیه مچ رها هی یعنے دیکھا * لفظ چاهنا کے صیغے کو یا لفظ پر یا والا جب کسي فعل کے ساتھه ملاویں تب استقبال قریب کا فائده حاصل هوتا هی * جیسا مرا چاهتا هی یا مرنے پر هی یا مرنے والا هی یعنے نزدیک هی که مریگا * اور اسي لفظ چاهنا

سے بے کئي الفاظ جو مشتق هيں يعنے چاهئے و چاهتا هي و چاهئيگا کبهي کلام ميں آنے سے مفيد هوتے هيں معني ضرورت يا مناسبت کو * مثلاً تمکو چاهئے وهاں جانا يعنے ضرور هي يا مناسب هي * فعل مرکب جب حاصل هو لفظ کرنا يا جانا يا رهنا کے ملانے سے تب وہ مفيد هوتا هي معني کثرت يا استمرار کو جيسا ناچا کرو يعنے اکثر اوقات ميں * بيٹهے رهو يعنے هميشه * بولتے جاو يعنے اکثر اوقات ميں *

فائدہ * کبهي کبهي فعل کو مکرر لاتے هيں واسطے حاصل هونے معني کثرت کے جيسا چن چن - بولتے بولتے - مارتے مارتے - کها کها - کهاتے کهاتے - چلتے چلتے *

فائدہ * جس وقت ايک صيغهٔ ماضي مذکّر اور ايک ماضي مونّث کا مرکب هو تب وہ دلالت کرتا هي مشارکت پر اور چاہے هي طرفين کو * جيسا مارامارى ديکهاديکهي *

فائدہ * جب لفظ بننا يا پڑنا کے صيغے دوسرے مصدر يا حال کے ساتهه ترکيب پاويں تب مفيد هوتے هيں معني ضرورت کو * جيسا جانا بنا يا جانا پڑا جاتے بنا کهانا بنا کهانا پڑا يعنے جانا يا کهانا ضرور هوا *

فائدہ * امر کے جمع کے صیغے کو اکثر تعظیم کے مقام میں بولتے ھیں * جیسا آو اور امر واحد سے مستفاد ھوتی ھی کدھی عزت یعنی پیار * جیسا

شعر * آ مجھہ بیں میں بس کہ بنایا تیرے لئے
یہہ خیمۂ سیاہ و سفید پتا پتی *

اور کبھی تحقیر جیسا لفظ آئے و کھائے وغیرہ * اسطرح کے افعال اکثر جزا طلب ھیں جیسا وہ آئے تب میں جاونگا *

فائدہ * لفظ جاتا وغیرہ اسطرح کے الفاظ جو ایسے کلام میں واقع ھیں یعنے میں جاتا تو آسے خوب مارتا ماضی شرطی ھی * لفظ ھیگا و ھیںگے مفید ھیں معنی حال کو جیسا مارا ھیگا و مارے ھیںگے اور لفظ ھونگا و ھوگا و ھوگے جب کسی فعل ماضی کے ساتھہ مرکب ھوں تب مفید ھو ھیں اشتباہ کنندیں * جیسا میں سمجھا ھونگا تو سمجھا ھوگا وہ سمجھا ھوگا ھم تم وے سمجھے ھونگے * لفظ لگنا کے ساتھہ جب کوئی فعل مرکب ھووے تب فائدہ شروع فعل کا دیتا ھی جیسا آنے لگا کھانے لگا یعنی کھانا شروع کیا * اور لفظ چکنا کے ساتھہ جب مرکب ھو کوئی

تب فائدہ انتہاے فعل کا حاصل ہوتا ہی جیسا کہا چکا یعنے کھانا تمام ہوا * امر واحد کے ساتھہ تعظیم کے مقام میں اکثر لفظ ئے یا ئیگا بیاے معروف اور جئے و جئیگا ملاتے ہیں جیسا مارئے مارئیگا ہوئے ہوئیگا پائے پائیگا ہوجئے ہوجئیگا دیجئے دیجئیگا لیجئے لیجئیگا * اور کبھی لفظ ئے کے ضم کرنے سے فائدہ مضارع کا حاصل ہوتا ہی جیسا وہاں پہنچتے ہی یکبارگی میرے خیال میں آیا کہ فلانی جگہہ چلئے یعنے چلوں *

بحث سیوم

حرف وہ لفظ ہی کہ بغیر ملائے دوسرے لفظ کے معنے اسکے سمجھے نجائیں * پس حروف سے و ستی وسوں کدھی آتے ہیں واسطے ابتدا کے اور حروف تلک و تلملک و لے و تگ و توری واسطے انتہا کے جیسا سیر کی ہمنے لکھنؤ سے مرشدآباد تلک یعنے شروع سیر کا لکھنؤ و انتہا مرشدآباد میں * اور کبھی بہی حرف سے وستی وسوں واسطے بیان کے آتے ہیں جیسا اسکو کس بات کی کمی روپیے سے اجناس سے کپڑے سے * اور کبھی معنی میں بعض کے جیسا زید قوم مسلمان سے ہی

یعنے بعض فرد اُسکا * اور کبھي معني میں سبب کے جیسا

مصرع * تو شور سے میرے بھي بیزار نہو ھرگز *

یعنے بسبب شور کے * اور کبھي استعانت کے معنے میں جیسا آسنے در توپوں سے قلعہ چھین لیا * اور حرف میں واسطے ظرفیّت کے خواہ مذکور ھو جیسا چراغ میں تیل نہیں * یا مقدر جیسا گل میں تیرے گھر گیا تھا یعنے گھر میں * حرف کو و کنئیں و حرف ے یعنے یاے مجہول علامت ھیں مفعول کي جیسا اُسکو مارا اُسکتئیں یا اُسے مارا * اور کبھي حرف کو ظرف کے معنے میں آتا ھی جیسا گھر کو گیا لکھنوء کو جاؤنگا یعنے گھر میں یا لکھنوء میں * اور کبھي معني عوض کو مفید ھوتا ھی مثلاً یہہ گھوڑا کتنے کو بیچو گے ؟ یعنے کتنے روپیئے کے عوض * حرف ساتھہ واسطے معیّت واتفاق کے ھي جیسا ھمکو وہ اپنے ساتھہ لے چلیگا * حرف پر دلالت کرتا ھی استعلا پر جیسا زید کوٹھے پر ھی * اور کبھي معني میں لیکن کے * مثلاً

بیت * جي میں کیا کیا ھی اپنے اے ھمدم *

پر سخن تا بلب نہیں آتا *

اور کبھی ظرفیّت کے معنےکو مفید ہوتا ہی جیسا تم میرے گھرپر آوء یعنے گھر میں یا وہ کتاب گھرپرہی یعنے گھر میں*

حرف جو اور حرف کہ یعنے کاف عربی مکسور آتے ہیں واسطے بیان ماقبل کے * مثلاً کشن نے کہا دوتی سے جو پیاری کے پاس جاوٗ* زید نے کہا عمروکو کہ میں کل باغ کو جاوٗنگا *

حرف نہ و حرف مت و نہیں واسطے نفی کے ہیں اور مثل اسکی ظاہر ہیں* اور حرف ا یعنے الف مفتوح و ان و نر و ن یعنے نون مکسور دلالت کرتا ہی نفی پر جیسا اتّل یعنے تلنیوالا نہیں ان پڑھا نربل نڈر * حرف ای بالف مفتوح و ای بالف مکسور و ارے بیاے مجہول و اری بیاے معروف و حرف او بواو مجہول و رے بیاے مجہول و ابے و اجی و ہوت و یا و حرف ا یعنے الف ساکن یے سب حروف ندا ہیں * مثلاً ای لڑکے او چھوکرے ارے ہدہد ابے مردک اجی میاں گبرو ہوت یا خدا خدایا ساقیا *

حرف یو جب فعل امر کے آخر میں آوے تب فائدہ دعا کا حاصل ہوتا ہی خواہ نیک ہو یا بد جیسا خوش رہیو یا مریو یعنے میں دعا کرتا ہوں خدا کے یہاں کہ تو خوش رہے

۱ کہ مرے * حرف کاف و چہ موافق پارسي کے علامت صغیر کي هیں جیسا مردک باغچہ یعنے چھوٹا آدمي و چھوٹا باغ * حرف آ یعنے الف ساکن و حرف وا متعدي بالواسطہ کي علامت هیں جیسا بچنا بچانا بچوانا * حرف کر بکاف عربي ترجمہ حرف با کا هی پارسي میں * مثلاً

مصرع * گھر همارا خانۂ اللہ کر مشہور تھا *

یعنے بخانۂ خدا اور وهي حرف کر اکثر مصدولات پر واقع هوتا هی جیسا بنکر چلکر * اور کبھي فاعلیّت کو مفید هوتا هی جیسا دنکر آفتاب کو کہتے هیں یعنے دن کرنیوالا * حرف سا و آنہ حرف تشبیہ هیں مثلاً مرد سا مردانہ یعنے مرد کے برابر * حرف اور و پن و و و پر و لیکن و بھي و پھر حروف عطف هیں اور حرف یا و حرف کي بجاے حروف و نہیں تو و خواہ و چاهو حروف تردید هیں * مثلاً میں تمکو روپي نہیں دینیکا خواہ خوش هو یا بیزار * و لفظ اگر و جو حرف شرط هیں * و حرف تو و پس حرف جزا جیسا اگر یا جو تم میرے یہاں آو تو یا پس تمکو میں روپي دونگا * اور کبھي حرف تو زائد هوتا هی * مثلاً

مصرع * صاف تو کہہ کہ میاں تم تو ہوئے اہل نصاب

اور لفظ سواے وہ مگر و ورا و ماورا حروف استثنا ہیں جیسا آئے ہمارے پاس طلبہ سواے زید کے * لفظ ہاں حرف ایجاب ہی مثلاً تمنے فلانی کتاب پڑھی ؟ بندہ نواز ہاں * لفظ البتہ واسطے تاکید اثبات یا نفی کے ہی اور ہرگز واسطے تاکید نفی کے ہی اور کبھی مصدر کے بعد حرف کا لانے سے معنی ہرگز کے حاصل ہوتے ہیں جیسا میں نہیں دیدیگا یعنے ہرگز نہیں * لفظ ہی بیاے معروف واسطے حصر یا تاکید کے آتا ہی مثلاً اِس شہر میں کسن ہی داتا ہی یعنے دوسرا کوئی نہیں * یہی آدمی اِسی کو دو * کیاہی آدمی ہی ؟

مصرع * سنتیہی یہہ دلکو لگی اُسکے چوٹ *

فائدہ * اکثر حروف پارسی و عربی ہندی میں مستعمل ہیں جیسا از بر بہ نے با غیر جز تا فی مِن * اور کبھی حروف مکرر ایک سے زیادہ لاتے ہیں مثلاً اسکنئیں کو دیا *

مصرع * صبح سے تا شام تلک خوض کر *

اور گھر میں سے گھوڑے برے *

فائدہ * اکثر حروف دو لفظ کے درمیان واقع ہوتے ہیں مثلاً

حرف بَ وآ یعنی الف ساکن و بے و واو و نہ و کا و کے
و کی جیسا دربدر دوبدو سال بسال جابجا لبالب دوڑادوڑ
جھپا جھپ گاہ بیگاہ گفت وگو رات ورات لال و لال
کدھی نکدھی کچھہ نکچھہ کہیں نکہیں کھیت کا کھیت
جنگل کا جنگل غت کے غت رات کی رات *

مقالۂ دوم مرکبات میں

مرکب وہ ہی کہ دو لفظ یا زیادہ سے حاصل ہووے اسطرح
کہ جزو لفظ جزو معنی پر دلالت کرے * مثلاً زید کا گھوڑا
پس زید دلالت کرتا ہی اپنے معنے پر اور گھوڑا اپنے معنے پر *
یہہ مقالہ مشتمل ہی دو بحث پر *

بحثِ اول

مرکب غیر کلامی وہ ہی کہ سنیوالا اسی پر اکتفا نکرے
بلکہ منتظر رہے دوسری بات کا * پس مرکب غیر کلامی
کی چار نوع ہیں *

نوع اول * توصیفي وہ کہ صفت و موصوف سے مرکب
ہے * هندي ترکیب توصیفي میں اصل یہہ هی کہ
صفت مقدم هوے موصوف پر * مثلاً اچھا شہر بھلا مانس *
پارسي ترکیب توصیفي میں اصل یہہ هی کہ موصوف
مقدم هو صفت پر اور اِس صورت میں موصوف مکسور هوگا
جیسا عاشقِ پاک مردِ نیک اور عکس اُسکا بھي صحیح هی*
لیکن اِس صورت میں موصوف مکسور نہوگا جیسا پاک عاشق
نیک مرد * اور هندي صفت و موصوف کے درمیان موافقت
شرط هی تذکیر و تانیث میں * مثلاً اچھي لڑکي بیاے
معروف اور وحدت و جمع میں جیسا اچھا لڑکا اچھے لڑکے
یاے مجہول اور حالات میں جیسا بھلا بندہ حالت فاعلي
میں اچھے لڑکے کو حالت مفعولیت میں اور اچھے لڑکے کا
وغیرہ حالت اضافت میں *

فائدہ * جب دو لفظ ملکر ایک اسم کي صفت واقع هو
تب اس مرکب کے جزو آخر کي تذکیر و تانیث میں
موصوف کي رعایت کرتے هیں * مثلاً تنگري توٹا مرد *
میں لفظ تنگري مونث هی چاهئے کہ تنگري توٹي بیاے

معروف کہتے * لیکن برعایت مرد کے تذکیر ٹوٹا کہتے ہیں
اور ایسے ہی چھوٹی بہرا لڑکا اور باپ موٹی لڑکی *

نوع دوم * ترکیب اضافی وہ ہے کہ مضاف و مضاف
الیہ سے مرکب ہووے اور ہندی ترکیب اضافی میں اصل
یہہ ہے کہ مضاف الیہ مقدم ہو مضاف پر جیسا مرد کا
گھر اور اسکا غلام * اور عکس بھی درست ہے * مثلاً گھر مرد کا
غلام اسکا اور جمیع اضافت فائدہ تخصیص کا دیتی ہے
چنانچہ مرد کا گھر یعنے عورت کا نہیں * اور اسکا بیان ہو چکا
بحث اسما کے باب چہارم کی فصل چہارم میں *

نوع سیوم * ترکیب تعدادی کہ دو عدد سے مرکب ہووے
جیسا گیارہ بارہ *

نوع چہارم * ترکیب امتزاجی وہ ہے کہ دو لفظ مل جاویں
اسطرح کہ گویا ایک لفظ ہے * اور وہ مرکب کسی چیز کا
نام ہووے جیسا کلکتہ * پس یہہ لفظ مرکب ہے دو لفظ سے
کالی نام ایک دیبی کا ہے اور کتہ بمعنی مالک کے * اور
کثرت استعمال کے سبب الف کو حذف کر کے کلکتہ کہتے
ہیں * اور اسیطرح اکبرآباد شاہجہان آباد رام نگر جہانگیرنگر

غازي‌پور جونپور انوپ‌شهر فتح‌گڑهه شاه‌گنج بهگوان‌گوله
گوپامؤ سکندرنامه * اور سواے ان چاروں کے اور بہت سي
ترکیبیں غیر کلامي هندي میں واقع هیں که وے مسمى
کسي نام کر نهیں چنانچه اکثر مرکبات که وے صفات هیں
بحث صفات میں مذکور هوئے * اور بعضے صفات کے آخر
میں حرف یاے معروف کے لاحق هونے سے معني مصدري
حاصل هوتے هیں * مثلاً دوست دوستي دشمن دشمني
ترش ترشي مرد مردي بڑا بڑائي میٹها مٹهائي مهربان
مهرباني بیصبر بیصبري بیوقر بیوقري کم کمي ناچار
ناچاري * اور کبهي یاے معروف واسطے نسبت کے آتي هے
چنانچه عربي هندي پارسي عیسوي و موسوي وغیره *
حرف آئي و گي و پن و پنا و پا و اپن و هٹ و آهٹ و
رت و یش و ول و ش یعني شین ساکن آخر میں آنے سے معنے
مصادر کے هوتے هیں جیسا سیوک سیوکائي ادهلک ادهکائي
ترش ترشائي زنده زندگي موٹاپن زنانپن بیواپنا دیوان پنا
موٹاپا بڑهاپا احمقاپن بلاهٹ سنسناهٹ کڑوارت سیدهاوٹ
آزمایش سوزش گردش فرمایش لکهول پلول گهرول *

فائدہ * اکثر لفظ میں آنا کے لاحق ہونے سے معنے مکان کے حاصل ہوتے ہیں جیسا سر سرھانا یعنی سرکي جگہہ پانو پینتانا * لفظ آس آخر میں آنے سے معنے شوق کا فائدہ دیتا ہی چنانچہ پیاس موتاس * کبھي حرف نوں ساکن وحرف الف اور حرف وا اور حرف و یعنے واو معروف کو ترکیب دینے سے معنے تصغیر یا تحقیر یا وصفیہ کے حاصل ہوتے ہیں جیسا پیرن میرن بخشا ہینگنا بخشوا پیرو دینو لادو ڈھالو * اور ایسے حرف ڑا و ڑي بیاے معروف و حرف کاف ساکن و یاکے آنے سے تصغیر یا تحقیر ہوتي ہی جیسا انکھہ آنکھڑیا پاگ پگڑي کھال کھلڑي دام دمڑي گانٹھہ گنٹھڑي پھوڑا پھوڑیا مرد مردک توپ توپک سنبدر سنبدرک * کبھي لفظ خانہ ودان وگاہ وستان وستھان وزار و واڑي و باڑي وسال و سالہ کو آخر میں لانے سے معنے ظرفیت کے حاصل ہوتے ہیں جیسا کتب خانہ نوبتخانہ ناس دان قلمدان شمعدان خوابگاہ سحرگاہ ہندوستان دبستان دیوستھان راجھستھان کشورستان لالہ زار گلزار پھلواري خانہ باڑي ٹکسال گاوسالہ * لفظ في اور در اور ال ہیں

واسطے ظرفیّت کے جیسا فی الفور الحال درماہ درکار درمیان*
لفظ سدا اول میں جب واقع ہو تب دال ہوتا ہی معنی
دوام پر جیسا سدا بہار*

بحث دوم

کلام اور جملہ وہ مرکب ہی کہ سامع اسکے سُنّے کے بعد
محتاج نرہے دوسری بات کا* پہلے جانا چاہئے کہ جملہ بنانے
کے واسطے ایک مُسند اور مُسند الیہ چاہئے اور دونوں میں
ربط کے واسطے ایک رابط ضرور* پس ہندی میں لفظ ہوں
ہی ہیں ہو رابط غیر زمانی ہیں اور لفظ ہونا کے جمیع
صیغے اور لفظ تہا وتہے بیائے مجہول وتھی بیائے معروف
تہیں یا تہیاں بیائے معروف کی دو حالتیں ہیں* ایک
یہہ کہ افعال ناقصہ ہوں اس صورت میں وے بھی رابط
زمانی ہیں* دوسری یہہ کہ بمعنی وجود کے ہوں
اس صورت میں وے فعل لازمی ہیں جیسا لڑکا ہوا یعنی
پیدا زمان حال میں یا عمرو تہا زمان سابق میں*

قسم اول* جملۂ اسمیہ وہ کہ مرکب ہووے مبتدا و خبر
سے اور تمام کلام اسمیہ میں روابط مذکور ہوتے ہیں جیسا

میں عالم ہوں تو دانا ہی وہ فاضل ہی ہم غریب ہیں
م طالع ور ہو وے جانے والے ہیں زید فاضل ہوا زید و عمرو
اضل ہوئے میں کامل ہونگا وغیرہ رام تھاکرتھا سیتا ستی تھی*

قسم دوم * جملۂ فعلیہ وہ کہ ترکیب پاوے فعل وفاعل سے *
ور ہندی میں سزاوار ہی یہہ کہ فاعل و مفعول مقدم ہوں
عل پر اور عکس اُسکا بھی درست ہی * اور جملۂ فعلیہ میں
دثر روابط مذکور رہتے ہیں جب اُس جملے میں فعل ماضی
ریب یا ماضی بعید یا ماضی استمراری یا حال ہو جیسا
د آیا ہی لڑکا ہوا ہی میں نے مارا ہی زید کو وغیرہ * زید
ا تھا لڑکا ہوا تھا میں نے مارا تھا زید کو وغیرہ * زید آتا تھا
کا ہوتا تھا میں مارتا تھا زید کو وغیرہ * زید آتا ہی لڑکا
رتا ہی میں مارتا ہوں زید کو وغیرہ * اور سوا اُسکے باقی
ملۂ فعلیہ میں مقدر رہتا ہی جیسا میں مارونگا وغیرہ *
مار وغیرہ * میں ماروں وغیرہ * میں مارتا وغیرہ *

فائدہ * وقت پائے جانے قرینے کے فعل کو جملے سے حذف
ا درست ہی خواہ قرینۂ مقالیہ ہو جیسا لفظ نہیں جواب
ں اُس شخص کے کہ کہے کھانا لایا ؟ نہیں یعنے نہیں لایا *

یا کہ ایک شخص نے پوچھا کہ میں وہاں جاؤں ؟ جواب دیا
کہ مت یعنی مت جاؤ * یا کہ جواب میں کے لفظ اوھوں
بواو اول معروف وھاے مضموم و واو ساکن و نون غنہ * یا کہ
لفظ ھاں جواب میں اُس شخص کے کہ پوچھے کھانا کھاوگے ؟
ھاں یعنی ھاں کھاؤنگا * اور خواہ قرینۂ حالیہ ھو جیسا ایک
شخص نے پوچھا تم باغ کو جاوگے ؟ اور دوسرے نے انکار کیا
اشارے سے سر کے یا ھاتھہ کے یا قبول کیا اشارے سے *

خاتمہ

مشتمل ھی چار فصل پر *

فصل اول

حال وہ کہ بیان کرے ھیئت فاعل کي جیسا زید سوار
چلا جاتا ھی یعنی جاتا ھی جس حالت میں کہ وہ سوار
ھی اور اُسي طرح عمرو سوتا پڑا ھی * یا کہ بیان کرے
ھیئت وشکل مفعول کي مثلاً زید کو مارتے دیکھا یعنی
زید کو دیکھا جس حالت میں کہ وہ مارتا تھا کسي کو یا
اُس کو مارتا تھا کوئي * بعضے کلام میں حال واقع ھوتا ھی

اِس طرح که احتمال دونوں سے حال ہونے کا رکھے یعنی فاعل سے اور مفعول سے جیسا میں نے گھوڑے کو روتے دیکھا پس اُسکے دو معنی ہیں ایک یہہ که میں نے اپنے رونے کي حالت میں گھوڑے کو دیکھا اُس صورت میں لفظ روتے حال فاعل کا ہی * اور دوسرا یہہ که میں نے گھوڑے کو دیکھا جس حال وہ گھوڑا روتا ہی اور اِس صورت میں حال ہی مفعول سے * اور ہندي میں تذکیر و تانیث حال کي برعایت ذي الحال کي ہوتي ہی چنانچه زید سوتا پڑا تھا ہندہ سوتي پڑي تھي *

فصل دوم

تمیز وہ که دفع کرے ابہام و شک کو اور اُسکي علامت اکثر ہی حرف سے یا باے موحدہ چنانچه زید زبردستي سے یا بجبر چھین لیا یعنی جبراً * اور حرف کر بکاف عربي جیسا میں نے عبارت بھول کر لکھي یعنی سہواً * اور کبھي یہ علامتیں مقدر رہتي ہیں اور تذکیر و تانیث تمیز کي موافق ممیز عنه کے ہوگي جیسا وہ عورت بھلي ناچتي ہی جب ممیز عنه عورت ہو اور بھلا ناچتا ہی جب ممیز عنه مرد ہو

فصل سوم دو نوع هیں

نوع اول * یهه که موضوع بامعني هو اور اِس نوع کي
چار قسمیں هیں * اول صفت که تابع هی موصوف کا
جیسا اچها شهر بهلا مانس * اور اُسکا بیان مرکبات غیر
کلامي میں کما حقّهٗ هوا هی * دوسرا عطف * حروف
عطف هندي میں هیں لفظ اور و بهی وباے پارسي مضموم
وحرف واو وغیره که بحث حروف میں مذکور هوئے *
پس حرف عطف کے قبل جو لفظ هو اُسکا نام معطوف علیه
اور بعد حرف عطف کے جو هو اُسکا نام معطوف هی * اور
معطوف و معطوف علیه کے درمیان موافقت شرط هی حالات
میں یعنے اگر معطوف علیه فاعل هو تو معطوف بهي فاعل
هوگا جیسا وه آیا اور یهه لڑکا پهنچا اور بنده گیا اور لڑکا بهي *
اور اگر معطوف علیه مفعول هو تو معطوف بهي مفعول هوگا
جیسا اِس گهر اور اُس گهر کو توڑونگا لڑکي اور گهوڑي
کو یهاں لاؤ * تیسرا * تاکید وه که مقرر کردے اپنے ماقبل
کو جیسا آئے مرد سب اُن سبهوں نے کهایا پس لفظ سب
اور سبهوں واسطے تاکید جمعیت کے هی * چوتها بدل

جیسا ای ریه تیرا دینا بهیا پهنچا پس لفظ بهیا بدل هی دینا هے *

نوع دوم * یهه که توابع مهمل و بےمعنی هوے اگرچه کبهی ترکیب اُسکی ساتهه متبوع کے مفید ایک معنی کو هوے جیسا چُهری اَری پس لفظ اَری بےمعنی هی اگرچه اُسکی ترکیب سے معنی حاصل هوتے هیں مثلاً شکاری شکار کے مرنے کے خوف سے کہے که چُهری اَری لاؤ یعنے اگر چُهری موجود رهے تو چُهری لاؤ نهیں تو لاؤ کوئی ایسی چیز که اُس سے ذبح هوسکے * اور اِس طرح روٹی اوٹی لڑکی بڑکی چوکی ووکی *

فصل چهارم

بعضے فوائد میں

لفظ ملنا و پهنچنا وبهانا وبهبنا و سوجهنا و لگنا کے صیغے اگرچه افعال لازمی هیں لیکن اِنکے ساتهه اکثر متعلقات بصورت مفعول کے آتے هیں اگرچه وے فی الحقیقت مفعول نهیں مثلاً فلانی چیز ملی مجهے * تجهے وهاں پهنچنا ضرور * مجهے جانا بدا * یهه کام تجهے بهاتا نهیں یا اُسے پهبتا نهیں * تجهے یهه چیز

سوجھي نہیں * تمہیں کیا یہہ کام خوش نہیں لگتا ؟ اور جس طرح فعل مقتضي ھي فاعل اور مفعول کا ایسے ھي مصدر بھي جیسا اُسکو مارنا مناسب نہیں * اِس چیز کو کھانا خوب نہیں *

فائدہ * جب دو شئ کو جو بحسب مراتب مختلف ھوں ایک جملے میں لاویں اکثر ابدا ادنی سے کرتے ھیں جیسا ما باپ چھوٹا بڑا جورو خصم کم و بیش رادھا کشن سیتا رام *

فائدہ * کلمۂ سبحان اللہ واسطے تعجب کے ھي اور لفظ واہ وا و شاباش و مرحبا و ماشاءاللہ کلمے تحسین کے ھیں *

فائدہ * دھسنا اور دھسکنا دونوں مترادف ھیں ایسے چوسنا چسکنا ھتنا ھتکنا * اور بطور تکیہ کلام اکثر یے الفاظ ذکر کرتے ھیں یعني جو ھي سو * تمہارے سو خیر * صاحب مہربان * ناخدا چشم بد دور *

تمت